وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ

اور بولے وہ جو ف۴۰ ہمارے ملنے کی امید نہیں رکھتے ہم پر فرشتے کیوں نہ اتارے ف۴۱

اَوْ نَرٰى رَبَّنَا ؕ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا ﴿۲۱﴾

یا ہم اپنے ربّ کو دیکھتے ف۴۲ بیشک اپنے جی میں بہت ہی اونچی کھینچی اور بڑی سرکشی پر آئے ف۴۳

يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَيَقُوْلُوْنَ

جس دن فرشتوں کو دیکھیں گے ف۴۴ وہ دن مجرموں کی کوئی خوشی کا نہ ہوگا ف۴۵ اور کہیں گے الٰہی ہم میں ان

حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۲۲﴾ وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً

میں کوئی آڑ کردے رُکی ہوئی ف۴۶ اور جو کچھ انہوں نے کام کیے تھے ف۴۷ ہم نے قصد فرما کر انھیں باریک باریک

مَّنْثُوْرًا ﴿۲۳﴾ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ مَقِيْلًا ﴿۲۴﴾

غبار کے بکھرے ہوئے ذرے کردیا کہ روزن کی دھوپ میں نظر آتے ف۴۸ جنت والوں کا اس دن اچھا ٹھکانا ف۴۹ اور حساب کے دوپہر کے بعد اچھی

وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا ﴿۲۵﴾ اَلْمُلْكُ

آرام کی جگہ۔ اور جس دن پھٹ جائیگا آسمان بادلوں سے اور فرشتے اتارے جائیں گے پوری طرح ف۵۰ اس دن سچی

يَوْمَئِذِ ِۨالْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ؕ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ﴿۲۶﴾

بادشاہی رحمٰن کی ہے اور وہ دن کافروں پر سخت ہے ف۵۱

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ

اور جس دن ظالم اپنے ہاتھ چبا چبالے گا ف۵۲ کہ ہائے کسی طرح میں نے رسُول کے

الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ﴿۲۷﴾ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ﴿۲۸﴾ لَقَدْ

ساتھ راہ لی ہوتی ف۵۳ وائے خرابی میری ہائے کسی طرح میں نے فلانے کو دوست نہ بنایا ہوتا بیشک

اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ ؕ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ

اس نے مجھے بہکا دیا میرے پاس آئی ہوئی نصیحت سے ف۵۴ اور شیطان آدمی کو بے مدد چھوڑ دیتا

خَذُوْلًا ﴿۲۹﴾ وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ

ہے ف۵۵ اور رسول نے عرض کی کہ اے میرے ربّ میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑنے کے قابل

ف۴۰ کافر ہیں حشر و بعث کے معتقد نہیں اسی لیے ف۴۱ ہمارے لیے رسول بنا کر یا سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نبوّت و رسالت کے گواہ بنا کر ف۴۲ وہ خود ہمیں خبر دے دیتا کہ سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں ف۴۳ اور ان کا تکبر انتہا کو پہنچ گیا اور سرکشی حد سے گزر گئی کہ معجزات کا مشاہدہ کرنے کے بعد ملائکہ کے اپنے اوپر اترنے اور اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کا سوال کیا ف۴۴ یعنی موت کے دن یا قیامت کے دن ف۴۵ روز قیامت فرشتے مؤمنین کو بشارت سنائیں گے اور کفار سے کہیں گے تمہارے لیے کوئی خوشخبری نہیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ فرشتے کہیں گے کہ مؤمن کے سوا کسی کے لیے جنت میں داخل ہونا حلال نہیں اس لیے وہ دن کفار کے واسطے نہایت حسرت و اندوہ اور رنج و غم کا دن ہوگا۔

ف۴۶ اس کلمے سے وہ ملائکہ سے پناہ چاہیں گے۔

ف۴۷ حالتِ کفر میں مثل صلہ رحمی و مہمانداری و یتیم نوازی وغیرہ کے۔

ف۴۸ نہ ہاتھ سے چھوئے جائیں نہ ان کا سایہ ہو مراد یہ ہے کہ وہ اعمال باطل کر دیئے گئے، ان کا کچھ ثمرہ اور کوئی فائدہ نہیں کیونکہ اعمال کی مقبولیت کے لیے ایمان شرط ہے اور وہ انھیں میسّر نہ تھا اس کے بعد اہلِ جنت کی فضیلت ارشاد ہوتی ہے۔

ف۴۹ اور ان کی قرارگاہ ان مغرور متکبر مشرکوں سے بلند و بالا بہتر و اعلیٰ

ف۵۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا آسمان دنیا پھٹے گا اور وہاں کے رہنے والے (فرشتے) اتریں گے اور وہ تمام اہل زمین سے نیا وہ ہیں جن و انس سب سے پھر دوسرا آسمان پھٹے گا وہاں کے رہنے والے اتریں گے وہ آسمان دنیا کے رہنے والوں سے اور جن و انس سب سے زیادہ ہیں اسی طرح آسمان پھٹتے جائیں گے اور ہر آسمان والوں کی تعداد اپنے ماتحتوں سے زیادہ ہے یہاں تک کہ ساتواں آسمان پھٹے گا پھر کرّوبی اتریں گے پھر حاملین عرش اور یہ روز قیامت ہوگا۔

ف۵۱ اور اللہ کے فضل سے مسلمانوں پر سہل ہے حدیث شریف میں ہے کہ قیامت کا دن مسلمانوں پر آسان کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ اُن کے لیے ایک فرض نماز سے ہلکا ہوگا جو دنیا میں پڑھی تھی۔

ف۵۲ حسرت و ندامت سے یہ حال اگرچہ کفار کے لیے عام ہے مگر عقبہ بن ابی معیط سے اس کا خاص تعلق ہے شانِ نزول عقبہ بن ابی معیط اُبی بن خلف کا گہرا دوست تھا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمانے سے اس نے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دی اور اس کے بعد ابی بن خلف کے زور ڈالنے سے پھر مرتد ہو گیا اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو مقتول ہونے کی خبر دی، چنانچہ بدر میں مارا گیا۔ یہ آیت اس کے حق میں نازل ہوئی کہ روزِ قیامت اس کو انتہا درجہ کی حسرت و ندامت ہوگی اس حسرت میں وہ اپنے ہاتھ چاب لے گا ف۵۳ جنت و نجات کی اور ان کا اتباع کیا ہوتا اور ان کی ہدایت قبول کی ہوتی۔ ف۵۴ یعنی قرآن اور ایمان سے۔

ف۵۵ اور بلا و عذاب نازل ہونے کے وقت اس سے علیحدگی کرتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابو داؤد و ترمذی میں ایک حدیث مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے تو دیکھنا چاہیئے کس کو دوست بناتا ہے اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہم نشینی نہ کرو مگر ایماندار کے ساتھ اور کھانا نہ کھلاؤ، مگر پرہیزگار کو مسئلہ بے دین اور بد مذہب کی دوستی اور اس کے ساتھ صحبت و اختلاط اور الفت و احترام ممنوع ہے۔

مَهْجُوْرًا ﴿۳۰﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ؕ وَ

ٹھہرالیا ف۵۶ اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لیے دشمن بنا دیئے تھے مجرم لوگ ف۵۷ اور

كَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا ﴿۳۱﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ

تمہارا رب کافی ہے ہدایت کرنے اور مدد دینے کو اور کافر بولے قرآن اُن پر ایک ساتھ کیوں نہ

عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚ كَذٰلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَ

اتار دیا ف۵۸ ہم نے یونہی بتدریج اسے اتارا ہے کہ اس سے تمہارا دل مضبوط کریں ف۵۹ اور

رَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ﴿۳۲﴾ وَلَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ

ہم نے اُسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھا ف۶۰ اور وہ کوئی کہاوت تمہارے پاس نہ لائیں گے ف۶۱ مگر ہم حق اور اس سے بہتر

تَفْسِيْرًا ﴿۳۳﴾ اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ

بیان لے آئیں گے وہ جو جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے اپنے منہ کے بل ان کا ٹھکانا

مَّكَانًا وَّاَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۳۴﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنَا مَعَهٗٓ ع ۳ ۱۴ ۱

سب سے بُرا ف۶۲ اور وہ سب سے گمراہ اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی اور اس کے بھائی

اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِيْرًا ﴿۳۵﴾ فَقُلْنَا اذْهَبَآ اِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

ہارون کو وزیر کیا تو ہم نے فرمایا تم دونوں جاؤ اس قوم کی طرف جس نے ہماری آیتیں

بِاٰيٰتِنَا ؕ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا ﴿۳۶﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ

جھٹلائیں ف۶۳ پھر ہم نے انہیں تباہ کر کے ہلاک کر دیا اور نوح کی قوم کو ف۶۴ جب انہوں نے رسولوں کو جھٹلایا ف۶۵ ہم نے

وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰيَةً ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۳۷﴾ وَّ

ان کو ڈبو دیا اور انہیں لوگوں کے لیے نشانی کر دیا ف۶۶ اور ہم نے ظالموں کیلئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے اور

عَادًا وَّثَمُوْدَا وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ﴿۳۸﴾ وَ

عاد اور ثمود ف۶۷ اور کوئیں والوں کو ف۶۸ اور ان کے بیچ میں بہت سی سنگتیں ف۶۹ اور

كُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ ۖ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا ﴿۳۹﴾ وَلَقَدْ اَتَوْا عَلَى

ہم نے سب سے مثالیں بیان فرمائیں ف۷۰ اور سب کو تباہ کر کے مٹا دیا اور ضرور یہ ف۷۱ ہو آئے ہیں

ف۵۶ کسی نے اس کو سحر کہا کسی نے شعر اور وہ لوگ ایمان لانے سے محروم رہے اس پر اللہ تعالیٰ نے حضور کو تسلی دی اور آپ سے مدد کا وعدہ فرمایا۔ جیسا کہ آگے ارشاد ہوتا ہے۔ ف۵۷ یعنی انبیاء کے ساتھ بدنصیبوں کا یہی معمول رہا ہے ف۵۸ جیسے کہ توریت و انجیل و زبور میں سے ہر ایک کتاب ایک ساتھ اُتری تھی کفار کا یہ اعتراض بالکل فضول اور مہمل ہے کیونکہ قرآن کریم کا معجزہ و محتج بہ ہونا ہر حال میں یکساں ہے چاہے یکبارگی نازل ہوا یا بتدریج بلکہ بتدریج نازل فرمانے میں اس کے اعجاز کا اور بھی کامل اظہار ہے کہ جب ایک آیت نازل ہوئی اور تحدی کی گئی اور خلق کا اس کے مثل بنانے سے عاجز ہونا ظاہر ہوا، پھر دوسری اُتری اسی طرح اس کا اعجاز ظاہر ہوا اس طرح برابر آیت آیت ہو کر قرآن پاک نازل ہوتا رہا اور ہر ہر دم اس کی بے مثالی اور خلق کی عاجزی ظاہر ہوتی رہی۔ غرض کفار کا اعتراض محض لغو و بے معنیٰ ہے آیت میں اللہ تعالیٰ بتدریج نازل فرمانے کی حکمت ظاہر فرماتا ہے۔

ف۵۹ اور پیام کا سلسلہ جاری رہنے سے آپ کے قلب مبارک کو تسکین ہوتی ہے اور کفار کو ہر ہر موقع پر جواب ملتے رہیں علاوہ بریں یہ بھی فائدہ ہے کہ اس کا حفظ سہل اور آسان ہو۔

ف۶۰ بہ زبان جبریل تھوڑا تھوڑا بیس یا تئیس برس کی مدت میں یا یہ معنیٰ ہیں کہ ہم نے آیت کے بعد آیت بتدریج نازل فرمائی اور بعض نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرارت میں ترتیل کرنے یعنی ٹھہر ٹھہر کر بہ اطمینان پڑھنے اور قرآن شریف کو اچھی طرح ادا کرنے کا حکم فرمایا، جیسا کہ دوسری آیت میں ارشاد ہوا۔ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا۔

ف۶۱ یعنی مشرکین آپ کے دین کے خلاف یا آپ کی نبوت میں قدح کرنے والا کوئی سوال پیش نہ کر سکیں گے۔

ف۶۲ حدیث شریف میں ہے کہ آدمی روز قیامت تین طریقے پر اٹھائے جائیں گے ایک گروہ سواریوں پر ایک گروہ پیادہ پا اور ایک جماعت منہ کے بل گھسٹتی عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ منہ کے بل کیسے چلیں گے فرمایا جس نے پاؤں پر چلایا ہے وہی منہ کے بل چلائے گا۔

ف۶۳ یعنی قوم فرعون کی طرف چنانچہ وہ دونوں حضرات ان کی طرف گئے اور انہیں خدا کا خوف دلایا اور اپنی رسالت کی تبلیغ کی لیکن ان بدبختوں نے ان حضرات کو جھٹلایا۔

ف۶۴ بھی ہلاک کر دیا۔

ف۶۵ یعنی حضرت نوح اور حضرت ادریس کو اور حضرت شیث کو یا یہ بات ہے کہ ایک رسول کی تکذیب تمام رسولوں کی تکذیب ہے تو جب انہوں نے حضرت نوح کو جھٹلایا، تو سب رسولوں کو جھٹلایا۔

ف۶۶ کہ بعد والوں کے لیے عبرت ہوں۔

ف۶۷ اور عاد حضرت ہود علیہ السلام کی قوم اور ثمود حضرت صالح علیہ السلام کی قوم ان دونوں قوموں کو بھی ہلاک کیا۔

ف۶۸ یہ حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم تھی جو بت پرستی کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف حضرت شعیب علیہ السلام کو بھیجا آپ نے انہیں اسلام کی دعوت دی انہوں نے سرکشی کی حضرت شعیب علیہ السلام کی تکذیب کی اور آپ کو ایذا دی، ان لوگوں کے مکان کنویں کے گرد تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں ہلاک کیا اور یہ تمام قوم مع اپنے مکانوں کے اس کنویں کے ساتھ زمین میں دھنس گئی اس کے علاوہ اور بھی اقوال ہیں۔ ف۶۹ یعنی قوم عاد و ثمود اور کنوئیں والوں کے درمیان میں بہت سی امتیں ہیں، جن کو انبیاء کی تکذیب کرنے کے سبب سے اللہ تعالیٰ نے ہلاک کیا ف۷۰ اور حجتیں قائم کیں اور ان میں سے کسی کو بغیر انذار ہلاک نہ کیا ف۷۱ یعنی کفار مکہ اپنی تجارتوں میں شام کے سفر کرتے ہوئے بار بار۔

الْقَرْيَةِ الَّتِيْٓ اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ۭ اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوْا لَا

اس بستی پر جس پر بُرا برساؤ برسا تھا ف۷۲ تو کیا یہ اسے دیکھتے نہ تھے ف۷۳ بلکہ انھیں جی اٹھنے

يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ۝۴۰ وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ۭ اَهٰذَا الَّذِيْ

کی امید تھی ہی نہیں ف۷۴ اور جب تمہیں دیکھتے ہیں تو تمہیں نہیں ٹھہراتے مگر ٹھٹھا ف۷۵ کیا یہ ہیں جن کو اللہ

بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ۝۴۱ اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْلَآ اَنْ صَبَرْنَا

نے رسُول بنا کر بھیجا قریب تھا کہ یہ ہمیں ہمارے خداؤں سے بہکا دیں اگر ہم ان پر صبر نہ

عَلَيْهَا ۭ وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ۝۴۲

کرتے ف۷۶ اور اب جانا چاہتے ہیں جن دن عذاب دیکھیں گے ف۷۷ کہ کون گمراہ تھا ف۷۸

اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ۭ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ۝۴۳ اَمْ

کیا تم نے اُسے دیکھا جس نے اپنی جی کی خواہش کو اپنا خدا بنا لیا ف۷۹ تو کیا تم اس کی نگہبانی کا ذمہ لو گے ف۸۰ یا یہ

تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ۭ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ

سمجھتے ہو کہ ان میں بہت کچھ سنتے یا سمجھتے ہیں ف۸۱ وہ تو نہیں مگر جیسے چوپائے

بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ۝۴۴ اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوْ

بلکہ ان سے بھی بدتر گمراہ ف۸۲ اے محبوب کیا تم نے اپنے رب کو نہ دیکھا ف۸۳ کہ کیسا پھیلا یا سایہ ف۸۴

شَاۗءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا ۝۴۵ ثُمَّ قَبَضْنٰهُ

اور اگر چاہتا تو اُسے ٹھہرایا ہوا کر دیتا ف۸۵ پھر ہم نے سورج کو اس پر دلیل کیا پھر ہم نے آہستہ آہستہ

اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا ۝۴۶ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ

اُسے اپنی طرف سمیٹا ف۸۶ اور وہی ہے جس نے رات کو تمہارے لیے پردہ کیا اور نیند کو

سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا ۝۴۷ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًۢا

آرام اور دن بنایا اٹھنے کے لیے ف۸۷ اور وہی ہے جس نے ہوائیں بھیجیں اپنی رحمت کے

بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۚ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً طَهُوْرًا ۝۴۸ لِّنُحْيِيَ بِهٖ

آگے مژدہ سناتی ہوئی ف۸۸ اور ہم نے آسمان سے پانی اتارا پاک کرنے والا تاکہ ہم اس سے زندہ

ف۷۲ اس بستی سے مراد سدوم ہے جو قوم لوط کی پانچ بستیوں میں سب سے بڑی بستی تھی ان بستیوں میں ایک سب سے چھوٹی بستی کے لوگ تو اس خبیث بدکاری کے عامل نہ تھے جس میں باقی چار بستیوں کے لوگ مبتلا تھے اسی لیے انھوں نے نجات پائی اور وہ چار بستیاں اپنی بدعملی کے باعث آسمان سے پتھر برسا کر ہلاک کر دی گئیں ف۷۳ کہ عبرت پکڑتے اور ایمان لاتے ف۷۴ یعنی مرنے کے بعد زندہ کیے جانے کے قائل نہ تھے کہ انھیں آخرت کے ثواب و عذاب کی پروا ہوتی

ف۷۵ اور کہتے ہیں۔

ف۷۶ اس سے معلوم ہوا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعوت اور آپ کے اظہارِ معجزات نے کفار پر اتنا اثر کیا تھا اور دینِ حق کو اس قدر واضح کر دیا تھا کہ خود کفار کو اقرار ہے کہ اگر وہ اپنی ہٹ پر جمے نہ رہتے تو قریب تھا کہ بت پرستی چھوڑ دیں اور دینِ اسلام اختیار کریں یعنی دینِ اسلام کی حقانیت ان پر خوب واضح ہو چکی تھی اور شکوک و شبہات مٹا ڈالے گئے تھے، لیکن وہ اپنی ہٹ اور ضد کی وجہ سے محروم رہے

ف۷۷ آخرت میں۔ ف۷۸ یہ اس کا جواب ہے، کہ کفار نے یہ کہا تھا کہ قریب ہے کہ یہ ہمیں ہمارے خداؤں سے بہکا دیں یہاں بتایا گیا کہ بہکے ہوئے تم خود ہو اور آخرت میں یہ تم کو خود معلوم ہو جائے گا اور رسُول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف بہکانے کی نسبت محض بے جا ہے۔

ف۷۹ اور اپنی خواہش نفس کو پوجنے لگا اسی کا مطیع ہو گیا اور وہ ہدایت کس طرح قبول کرے گا مروی ہے کہ زمانۂ جاہلیت کے لوگ ایک پتھر کو پوجتے تھے اور جب کہیں انھیں کوئی دوسرا پتھر اس سے اچھا نظر آتا تو پہلے کو پھینک دیتے اور دوسرے کو پوجنے لگتے۔

ف۸۰ کہ خواہش پرستی سے روک دو۔

ف۸۱ یعنی وہ اپنے شدتِ عناد سے نہ آپ کی بات سنتے ہیں نہ دلائل و براہین کو سمجھتے ہیں، بہرے اور ناسمجھ بنے ہوئے ہیں۔

ف۸۲ کیونکہ چوپائے بھی اپنے رب کی تسبیح کرتے ہیں اور جو انھیں کھانے کو دے اس کے مطیع رہتے ہیں اور احسان کرنے والے کو پہچانتے ہیں اور تکلیف دینے والے سے گھبراتے ہیں نافع کی طلب کرتے ہیں، مضر سے بچتے ہیں، چراگاہوں کی راہیں جانتے ہیں۔ یہ کفار ان سے بھی بدتر ہیں کہ نہ رب کی اطاعت کرتے ہیں نہ اس کے احسان کو پہچانتے ہیں۔ نہ شیطان جیسے دشمن کی ضرر رسانی کو سمجھتے ہیں، نہ ثواب جیسی عظیم المنفعت چیز کے طالب ہیں۔ نہ عذاب جیسے سخت مضر مہلکہ سے بچتے ہیں ف۸۳ کہ اس کی صنعت و قدرت کیسی عجیب ہے ف۸۴ صبح صادق کے طلوع کے بعد سے آفتاب کے طلوع تک کہ اس وقت تمام زمین میں سایہ ہی سایہ ہوتا ہے نہ دھوپ ہے نہ اندھیرا ہے ف۸۵ کہ آفتاب کے طلوع سے بھی زائل نہ ہوتا ف۸۶ کہ طلوع کے بعد آفتاب جتنا اونچا ہوتا گیا سایہ سمٹتا گیا ف۸۷ کہ اس میں روزی تلاش کرو اور کاموں میں مشغول ہو، حضرت لقمان نے اپنے فرزند سے فرمایا، جیسے سوئے ہو پھر اٹھتے ہو ایسے ہی مرو گے اور موت کے بعد پھر اٹھو گے ف۸۸ یہاں رحمت سے مراد بارش ہے۔

بَلْدَةً مَّيْتًا وَّنُسْقِيَهٗ مِمَّا خَلَقْنَآ اَنْعَامًا وَّاَنَاسِيَّ كَثِيْرًا ﴿۴۹﴾ وَلَقَدْ

کریں کسی مُردہ شہر کو ف۸۹ اور اُسے پلائیں اپنے بنائے ہوئے بہت سے چوپائے اور آدمیوں کو اور بیشک

صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوْا ۖ فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۵۰﴾ وَلَوْ شِئْنَا

ہم نے اُن میں پانی کے پھیرے رکھے ف۹۰ کہ وہ دھیان کریں ف۹۱ تو بہت لوگوں نے نہ مانا مگر ناشکری کرنا اور ہم چاہتے

لَبَعَثْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيْرًا ﴿۵۱﴾ فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ

تو ہر بستی میں ایک ڈر سنانے والا بھیجتے ف۹۲ تو کافروں کا کہا نہ مان اور اس قرآن سے ان

بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ﴿۵۲﴾ وَهُوَ الَّذِيْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ

پر جہاد کر بڑا جہاد اور وہی ہے جس نے ملے ہوئے رواں کیے دو سمندر یہ میٹھا ہے نہایت شیریں

وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۵۳﴾ وَهُوَ

اور یہ کھاری ہے نہایت تلخ اور ان کے بیچ میں پردہ رکھا اور رُکی ہوئی آڑ ف۹۳ اور وہی

الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ۭ وَكَانَ رَبُّكَ

ہے جس نے پانی سے ف۹۴ بنایا آدمی پھر اس کے رشتے اور سسرال مقرر کی ف۹۵ اور تمہارا رب قدرت

قَدِيْرًا ﴿۵۴﴾ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ۭ وَ

والا ہے ف۹۶ اور اللہ کے سوا ایسوں کو پوجتے ہیں ف۹۷ جو ان کا بھلا برا کچھ نہ کریں اور

كَانَ الْكَافِرُ عَلٰي رَبِّهٖ ظَهِيْرًا ﴿۵۵﴾ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۵۶﴾

کافر اپنے رب کے مقابل شیطان کو مدد دیتا ہے ف۹۸ اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر ف۹۹ خوشی اور ف۱۰۰ ڈر سناتا

قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ

تم فرماؤ میں اس ف۱۰۱ پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا مگر جو چاہے کہ اپنے رب کی طرف راہ لے

سَبِيْلًا ﴿۵۷﴾ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ۭ وَ

ف۱۰۲ اور بھروسا کر دا اس زندہ پر جو کبھی نہ مرے گا ف۱۰۳ اور اُسے سراہتے ہوئے اسکی پاکی

كَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا ﴿۵۸﴾ ۚ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

بولو ف۱۰۴ اور وہی کافی ہے اپنے بندوں کے گناہوں پر خبردار ف۱۰۵ جس نے آسمان اور زمین اور جو کچھ

ف۸۹ جہاں کی زمین خشکی سے بے جان ہو گئی۔

ف۹۰ کہ کبھی کسی شہر میں بارش ہو کبھی کسی میں کبھی کہیں زیادہ ہو کبھی کہیں مختلف طور پر حسب اقتضائے حکمت ایک حدیث میں ہے کہ آسمان سے روز و شب کی تمام ساعتوں میں بارش ہوتی رہتی ہے اللہ تعالیٰ اسے جس خطہ کی جانب چاہتا ہے پھیرتا ہے اور جس زمین کو چاہتا ہے سیراب کرتا ہے۔

ف۹۱ اور اللہ تعالیٰ کی قدرت و نعمت میں غور کریں۔

ف۹۲ اور آپ پر سے انذار کا بار کم کر دیتے لیکن ہم نے تمام بستیوں کے انذار کا بار آپ ہی پر رکھا، تاکہ آپ تمام جہان کے رسول ہو کر کل رسولوں کی فضیلتوں کے جامع ہوں اور نبوت آپ پر ختم ہو کہ آپ کے بعد پھر کوئی نبی نہ ہو۔

ف۹۳ کہ نہ میٹھا کھاری ہو نہ کھاری میٹھا نہ کوئی کسی کے ذائقہ کو بدل سکے، جیسے کہ دجلہ دریائے شور میں میلوں تک چلا جاتا ہے اور اس کے ذائقہ میں کوئی تغیر نہیں آتا عجب شان الٰہی ہے۔

ف۹۴ یعنی نطفہ سے۔

ف۹۵ کہ نسل چلے۔

ف۹۶ کہ اس نے ایک نطفہ سے دو قسم کے انسان پیدا کیے مذکر اور مؤنث پھر بھی کافروں کا یہ حال ہے کہ اس پر ایمان نہیں لاتے۔

ف۹۷ یعنی بتوں کو۔

ف۹۸ کیونکہ بت پرستی کرنا شیطان کو مدد دینا ہے

ف۹۹ ایمان و طاعت و جنت کی۔

ف۱۰۰ کفر و معصیت پر عذاب جہنم کا۔

ف۱۰۱ تبلیغ و ارشاد

ف۱۰۲ اور اس کا قرب اور اس کی رضا حاصل کرے مراد یہ ہے کہ ایمان داروں کا ایمان لانا اور ان کا طاعت الٰہی میں مشغول ہونا ہی میرا اجر ہے کیونکہ اللہ تبارک تعالیٰ مجھے اس پر جزا عطا فرمائے گا اس لیے کہ صلحائے اُمت کے ایمان اور ان کی نیکیوں کے ثواب انھیں بھی ملتے ہیں اور ان کے انبیاء کو جن کی ہدایت سے وہ اس رتبہ پر پہنچے ف۱۰۳ اسی پر بھروسا کرنا چاہیئے کیونکہ مرنے والے پر بھروسا کرنا عاقل کی شان نہیں ف۱۰۴ اس کی تسبیح و تحمید کرو اس کی طاعت اور اس کا شکر بجالاؤ۔ ف۱۰۵ اس سے کسی کا گناہ چھپے نہ کوئی اس کی گرفت سے اپنے کو بچا سکے۔

وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۚ الرَّحْمَٰنُ فَاسْأَلْ بِهِ

ان کے درمیان ہے چھ دن میں بنائے ف۱۰۶ پھر عرش پر استوار فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے ف۱۰۷

خَبِيرًا ﴿٥٩﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اسْجُدُوا لِلرَّحْمَٰنِ قَالُوا وَمَا الرَّحْمَٰنُ أَنَسْجُدُ

وہ بڑی مہر والا تو کسی جاننے والے سے اس کی تعریف پوچھ ف۱۰۸ اور جب ان سے کہا جائے ف۱۰۹ رحمٰن کو سجدہ کرو کہتے ہیں رحمان

لِمَا تَأْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُورًا ﴿٦٠﴾ ع تَبَارَكَ الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا

کیا ہے کیا ہم سجدہ کرلیں جسے تم کہو ف۱۱۰ اور اس حکم نے انہیں اور بدکنا بڑھایا ف۱۱۱ بڑی برکت والا ہے وہ جس نے آسمان میں برج بنائے

وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا وَقَمَرًا مُنِيرًا ﴿٦١﴾ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ اللَّيْلَ وَ

ف۱۱۲ اور ان میں چراغ رکھا ف۱۱۳ اور چمکتا چاند اور وہی ہے جس نے رات اور دن کی بدلی

النَّهَارَ خِلْفَةً لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَذَّكَّرَ أَوْ أَرَادَ شُكُورًا ﴿٦٢﴾ وَعِبَادُ الرَّحْمَٰنِ

رکھی ف۱۱۴ اس کے لیے جو دھیان کرنا چاہے یا شکر کا ارادہ کرے اور رحمان کے وہ بندے

الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ

کہ زمین پر آہستہ چلتے ہیں ف۱۱۵ اور جب جاہل ان سے بات کرتے ہیں ف۱۱۶ تو کہتے ہیں

قَالُوا سَلَامًا ﴿٦٣﴾ وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا ﴿٦٤﴾ وَالَّذِينَ

بس سلام ف۱۱۷ اور وہ جو رات کاٹتے ہیں اپنے رب کے لیے سجدے اور قیام میں ف۱۱۸ اور وہ جو عرض

يَقُولُونَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ

کرتے ہیں اے ہمارے رب ہم سے پھیر دے جہنم کا عذاب بیشک اس کا عذاب گلے کا غل

غَرَامًا ﴿٦٥﴾ إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ﴿٦٦﴾ وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ

ہے ف۱۱۹ بیشک وہ بہت ہی بری ٹھہرنے کی جگہ ہے اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں نہ حد سے

يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَٰلِكَ قَوَامًا ﴿٦٧﴾ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ

بڑھیں اور نہ تنگی کریں ف۱۲۰ اور ان دونوں کے بیچ میں اعتدال پر رہیں ف۱۲۱ اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی

مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ

دوسرے معبود کو نہیں پوجتے ف۱۲۲ اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ف۱۲۳ ناحق نہیں مارتے

ف۱۰۶ یعنی اتنی مقداروں میں کیونکہ لیل و نہار اور آفتاب تو تھے ہی نہیں اور اتنی مقداروں میں پیدا کرنا اپنی مخلوق کو آہستگی اور اطمینان کی تعلیم کیلئے ہے ورنہ وہ ایک لمحہ میں سب کچھ پیدا کر دینے پر قادر ہے ف۱۰۷ اسلف کا مذہب یہ ہے کہ استواء اور اس کے امثال جو وارد ہوئے ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کی کیفیت کے درپے نہیں ہوتے اس کو اللہ جانے بعض مفسرین استوار کو بلندی اور برتری کے معنی میں لیتے ہیں اور بعض استیلاء کے معنی میں لیکن قول اوّل ہی اسلم و اقوی ہے ف۱۰۸ اس میں انسان کو خطاب ہے کہ حضرت رحمان کے صفات مرد عارف سے دریافت کرے ف۱۰۹ یعنی جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مشرکین سے فرمائیں کہ ف۱۱۰ اس سے ان کا مقصد یہ ہے کہ رحمٰن کو جانتے نہیں اور یہ باطل ہے جو انھوں نے براہِ عناد کہا کیونکہ لغت عرب کا جاننے والا خوب جانتا ہے کہ رحمٰن کے معنی نہایت رحمت والا ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ ہی کی صفت ہے۔

ف۱۱۱ یعنی سجدہ کا حکم ان کے لیے اور زیادہ ایمان سے دوری کا باعث ہوا۔

ف۱۱۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ برج سے کواکب سبعہ سیارہ کے منازل مراد ہیں جن کی تعداد بارہ ہے۔ حمل، ثور، جوزا، سرطان، اسد، سنبلہ، میزان، عقرب، قوس، جدی، دلو، حوت۔

ع ۵ ۳ ۱۲

ف۱۱۳ چراغ سے مراد یہاں آفتاب مراد ہے۔

ف۱۱۴ کہ ان میں ایک کے بعد دوسرا آتا ہے اور اس کا قائم مقام ہوتا ہے کہ جس کا عمل رات یا دن میں سے کسی ایک میں قضا ہو جائے تو دوسرے میں ادا کرے ایسا ہی فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اور رات اور دن کا ایک دوسرے کے بعد آنا اور قائم مقام ہونا اللہ تعالیٰ کی قدرت و حکمت کی دلیل ہے۔

ف۱۱۵ اطمینان و وقار کے ساتھ متواضعانہ شان سے نہ کہ متکبرانہ طریقہ پر جوتے کھٹکھٹاتے پاؤں زور سے مارتے اتراتے کہ یہ متکبرین کی شان ہے اور شرع نے اس کو منع فرمایا

ف۱۱۶ اور کوئی ناگوار کلمہ یا بیہودہ یا خلافِ ادب و تہذیب بات کہتے ہیں۔

ف۱۱۷ یہ سلام متارکت ہے یعنی جاہلوں کے ساتھ مجادلہ کرنے سے اعراض کرتے ہیں یا یہ معنی ہیں کہ ایسی بات کہتے ہیں۔ جو درست ہو اور اس میں ایذا اور گناہ سے سالم رہیں حسن بصری نے فرمایا کہ یہ تو ان بندوں کے دن کا حال ہے اور ان کی رات کا بیان آگے آتا ہے مراد یہ ہے کہ ان کی مجلسی زندگی اور خلق کے ساتھ معاملہ ایسا پاکیزہ ہے اور ان کی خلوت کی زندگانی اور حق کے ساتھ رابطہ یہ ہے جو آگے بیان فرمایا جاتا ہے۔

ف۱۱۸ یعنی نماز اور عبادت میں شب بیداری کرتے ہیں اور رات اپنے رب کی عبادت میں گزارتے ہیں اور اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے کرم سے تھوڑی عبادت والوں کو بھی شب بیداری کا ثواب عطا فرماتا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جس کسی نے بعد عشا دو رکعت یا زیادہ نفل پڑھے وہ شب بیداری کرنے والوں میں داخل ہے مسلم شریف میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، جس نے عشاء کی نماز بجماعت ادا کی اس نے نصف شب کے قیام کا ثواب پایا اور جس نے فجر بھی بجماعت ادا کی وہ تمام شب کے عبادت کرنے والے کی مثل ہے ف۱۱۹ یعنی لازم جدا نہ ہونے والا اس آیت میں ان بندوں کی شب بیداری اور عبادت کا ذکر فرمانے کے بعد ان کی اس دعا کا بیان کیا اس سے یہ اظہار مقصود ہے کہ وہ باوجود کثرت عبادت کے اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہیں اور اس کے حضور تضرع کرتے ہیں ف۱۲۰ اسراف معصیت میں خرچ کرنے کو کہتے ہیں ایک بزرگ نے کہا کہ اسراف میں بھلائی نہیں دوسرے بزرگ نے کہا نکی میں اسراف ہی نہیں اور تنگی کرنا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کیے ہوئے حقوق کے ادا کرنے میں کمی کرے یہی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی حق کو منع کیا اس نے اقتار کیا یعنی تنگی کی اور جس نے ناحق میں خرچ کیا اس نے اسراف کیا یہاں ان بندوں کے خرچ کرنے کا حال ذکر فرمایا جاتا ہے کہ وہ اسراف و اقتار کے دونوں مذموم طریقوں سے بچتے ہیں ف۱۲۱ عبدالملک بن مروان نے حضرت عمر بن عبدالعزیز

وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ﴿۶۸﴾ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ

اور بدکاری نہیں کرتے ف۱۲۴ اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا بڑھایا جائے گا اس پر عذاب

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ﴿۶۹﴾ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ

قیامت کے دن ف۱۲۵ اور ہمیشہ اس میں ذلت سے رہے گا مگر جو توبہ کرے ف۱۲۶ اور ایمان لائے ف۱۲۷ اور

عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ

اچھا کام کرے ف۱۲۸ تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دیگا ف۱۲۹ اور اللہ بخشنے والا

غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۷۰﴾ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى

مہربان ہے اور جو توبہ کرے اور اچھا کام کرے تو وہ اللہ کی طرف رجوع لایا جیسی

اللّٰهِ مَتَابًا ﴿۷۱﴾ وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ

چاہیئے تھی اور جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے ف۱۳۰ اور جب بیہودہ پر گزرتے ہیں اپنی عزت

مَرُّوْا كِرَامًا ﴿۷۲﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا

سنبھالے گزر جاتے ہیں ف۱۳۱ اور وہ کہ جبکہ انھیں ان کے رب کی آیتیں یاد دلائی جائیں تو ان پر ف۱۳۲ بہرے

صُمًّا وَّعُمْيَانًا ﴿۷۳﴾ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا

اندھے ہو کر نہیں گرتے ف۱۳۳ اور وہ جو عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں دے ہماری بی بیوں

وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ﴿۷۴﴾ اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ

اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک ف۱۳۴ اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا ف۱۳۵ ان کو جنت کا سب سے اونچا

الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ﴿۷۵﴾ خٰلِدِيْنَ

بالاخانہ انعام ملے گا بدلہ ان کے صبر کا اور وہاں مجرے اور سلام کے ساتھ ان کی پیشوائی ہوگی ف۱۳۶ ہمیشہ اس میں

فِيْهَا ۭ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿۷۶﴾ قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا

رہیں گے کیا ہی اچھی ٹھہرنے اور بسنے کی جگہ تم فرماؤ ف۱۳۷ تمہاری کچھ قدر نہیں میرے رب کے

دُعَاۗؤُكُمْ ۚ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ﴿۷۷﴾

یہاں اگر تم اُسے نہ پوجو تو تم نے تو جھٹلایا ف۱۳۸ تو اب ہوگا وہ عذاب کہ لپٹ رہے گا ف۱۳۹

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنی بیٹی سے بیاہتے وقت خرچ کا حال دریافت کیا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نیکی دو بدیوں کے درمیان ہے اس سے مراد یہ تھی کہ خرچ میں اعتدال نیکی ہے اور وہ اسراف و اقتار کے درمیان ہے جو دونوں بدیاں ہیں اس سے عبدالملک نے پہچان لیا کہ وہ اس آیت کے مضمون کی طرف اشارہ کرتے ہیں مفسرین کا قول ہے کہ اس آیت میں جن حضرات کا ذکر ہے وہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کبار ہیں جو نہ لذت و تنعم کے لیے کھاتے نہ خوبصورتی اور زینت کیلئے پہنتے بھوک روکنا ستر چھپانا سردی گرمی کی تکلیف سے بچنا اتنا ان کا مقصد تھا۔

ف۱۲۲ شرک سے بری اور بیزار ہیں۔

ف۱۲۳ اور اس کا خون مباح نہ کیا جیسے کہ مؤمن و معاہد اس کو

ف۱۲۴ صالحین سے ان کبائر کی نفی فرمانے میں کفار پر تعریض ہے جو ان بدیوں میں گرفتار تھے۔

ف۱۲۵ یعنی وہ شرک کے عذاب میں بھی گرفتار ہوگا اور ان معاصی کا عذاب اس عذاب پر اور زیادہ کیا جاوے گا۔

ف۱۲۶ شرک کبائر سے۔

ف۱۲۷ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔

ف۱۲۸ یعنی بعد توبہ نیکی اختیار کرے

ف۱۲۹ یعنی بدی کرنے کے بعد نیکی کی توفیق دے کر یا یہ معنی کہ بدیوں کو توبہ سے مٹا دے گا اور ان کی جگہ ایمان و طاعت وغیرہ نیکیاں ثبت فرمائے گا (مدارک) مسلم کی حدیث میں ہے کہ روز قیامت ایک شخص حاضر کیا جائے گا ملائکہ بحکم الٰہی اس کے صغیرہ گناہ ایک ایک کر کے اس کو یاد دلاتے جائیں گے وہ اقرار کرتا جائے گا اور اپنے بڑے گناہوں کے پیش ہونے سے ڈرتا ہوگا۔ اس کے بعد کہا جائے گا کہ ہر ایک بدی کے عوض تجھ کو نیکی دی گئی یہ بیان فرماتے ہوئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی بندہ نوازی اور اس کی شان کرم پر خوشی ہوئی اور چہرۂ اقدس پر سرور سے تبسم کے آثار نمایاں ہوئے۔

ف۱۳۰ اور جھوٹوں کی مجلس سے علیحدہ رہتے ہیں اور ان کے ساتھ مخالطت نہیں کرتے۔

ف۱۳۱ اور اپنے آپ کو لہو و باطل سے ملوث نہیں ہونے دیتے ایسی مجالس سے اعراض کرتے ہیں

ف۱۳۲ بہ طریق تغافل

ف۱۳۳ کہ نہ سوچیں نہ سمجھیں بلکہ بگوش ہوش سنتے ہیں اور بچشم بصیرت دیکھتے ہیں اور اس نصیحت سے پند پذیر ہوتے ہیں نفع اٹھاتے ہیں اور ان آیتوں پر فریفتہ برادرانہ گرتے ہیں۔

ف۱۳۴ یعنی فرحت و سرور مراد ہے کہ ہمیں بی بیاں اور اولاد نیک صالح متقی عطا فرما کہ ان کے حسن عمل اور ان کی اطاعت خدا اور رسول دیکھ کر ہماری آنکھیں ٹھنڈی اور دل خوش ہوں ف۱۳۵ یعنی ہمیں ایسا پرہیزگار اور ایسا عابد و خدا پرست بنا کہ ہم پرہیزگاروں کی پیشوائی کے قابل ہوں اور دینی امور میں ہماری اقتدا کریں مسئلہ بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس میں دلیل ہے کہ آدمی کو دینی پیشوائی اور سرداری کی رغبت و طلب چاہیئے ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے صالحین بندوں کے اوصاف ذکر فرمائے اس کے بعد ان کی جزا و قدر فرمائی جاتی ہے ف۱۳۶ ملائکہ تحیت و تسلیم کے ساتھ ان کی تکریم کریں گے یا اللہ عزوجل ان کی طرف سلام بھیجے گا ف۱۳۷ اے سید الانبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اہل مکہ سے کہ ف۱۳۸ میرے رسول اور میری کتاب کو ف۱۳۹ یعنی عذاب دائم و ہلاک لازم۔

سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَتَانِ وَسَبْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّاَحَدَ عَشَرَ رُكُوْعًا

سورۂ شعرا مکیہ ہے اس میں شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحم والا ۱ دو سو ستائیس آیتیں اور گیارہ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

طٰسٓمٓ ① تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ② لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا

یہ آیتیں ہیں روشن کتاب کی ف۲ کہیں تم اپنی جان پر کھیل جاؤ گے ان کے غم

يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ③ اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ

میں کہ وہ ایمان نہیں لائے ف۳ اگر ہم چاہیں تو آسمان سے ان پر کوئی نشانی اتاریں کہ ان کے اونچے اونچے

اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ④ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ

اس کے حضور جھکے رہ جائیں ف۴ اور نہیں آتی ان کے پاس رحمٰن کی طرف سے کوئی نئی

مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ⑤ فَقَدْ كَذَّبُوْا فَسَيَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا

نصیحت مگر اس سے منہ پھیر لیتے ہیں ف۵ تو بیشک انھوں نے جھٹلایا تو اب ان پر آیا چاہتی

مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ⑥ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الْاَرْضِ كَمْ اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا

ہیں خبریں ان کے ٹھٹے کی ف۶ کیا انھوں نے زمین کو نہ دیکھا ہم نے اس میں کتنے عزت

مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ⑦ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ

والے جوڑے اگائے ف۷ بیشک اس میں ضرور نشانی ہے ف۸ اور ان کے اکثر ایمان

مُّؤْمِنِيْنَ ⑧ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ⑨ وَاِذْ نَادٰى رَبُّكَ

لانے والے نہیں اور بیشک تمہارا رب ضرور وہی عزت والا مہربان ہے ف۹ اور یاد کرو جب تمہارے رب

مُوْسٰٓى اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ⑩ قَوْمَ فِرْعَوْنَ ؕ اَلَا يَتَّقُوْنَ ⑪

نے موسیٰ کو ندا فرمائی کہ ظالم لوگوں کے پاس جا جو فرعون کی قوم ہے ف۱۰ کیا وہ نہ ڈریں گے ف۱۱

قَالَ رَبِّ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ⑫ ؕ وَيَضِيْقُ صَدْرِيْ وَلَا

عرض کی اے میرے رب میں ڈرتا ہوں کہ مجھے جھٹلائیں گے اور میرا سینہ تنگی کرتا ہے ف۱۲ اور میری

يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ ⑬ وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ

زبان نہیں چلتی ف۱۳ تو تو ہارون کو بھی رسول کر ف۱۴ اور ان کا مجھ پر ایک الزام ہے ف۱۵ تو میں ڈرتا

ف۱ سورۂ شعرا مکیہ ہے سوائے آخر کی چار آیتوں کے جو والشعرا یتبعھم سے شروع ہوتی ہیں اس سورت میں گیارہ رکوع اور دو سو ستائیس آیتیں اور ایک ہزار دو سو اناسی کلمے اور پانچ ہزار پانچ سو چالیس حرف ہیں۔

ف۲ یعنی قرآن پاک کی جس کا اعجاز ظاہر ہے اور جو حق کو باطل سے ممتاز کرنے والا ہے اس کے بعد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے براہ رحمت و کرم خطاب ہوتا ہے

ف۳ جب اہل مکہ ایمان نہ لائے اور انھوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کی تو حضور پر ان کی محرومی بہت شاق ہوئی اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی کہ آپ اس قدر غم نہ کریں۔

ف۴ اور کوئی معصیت و نافرمانی کے ساتھ گردن اٹھا سکے

ف۵ یعنی دم بدم ان کا کفر بڑھتا جاتا ہے کہ جو موعظت و تذکیر اور جو وحی نازل ہوتی ہے وہ اس کا انکار کرتے چلے جاتے ہیں۔

ف۶ یہ وعید ہے اور اس میں انذار ہے کہ روز بدر یا روز قیامت جب انھیں عذاب پہنچے گا تب انھیں خبر ہوگی کہ قرآن اور رسول کی تکذیب کا یہ انجام ہے

ف۷ یعنی قسم قسم کے بہترین اور نافع نباتات پیدا کیے اور شعبی نے کہا کہ آدمی زمین کی پیداوار ہیں جو جنتی ہے وہ عزت والا اور کریم اور جو جہنمی ہے وہ بدبخت لئیم ہے۔

ف۸ اللہ تعالیٰ کے کمال قدرت پر۔

ف۹ کافروں سے انتقام لیتا اور مومنین پر رحمت فرماتا ہے

ف۱۰ جنھوں نے کفر و معاصی سے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور بنی اسرائیل کو غلام بنا کر اور انھیں طرح طرح کی ایذائیں پہنچا کر ان پر ظلم کیا اس قوم کا نام قبط ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا کہ انھیں ان کی بدکرداری پر زجر فرمائیں۔

ف۱۱ اللہ سے اور اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ پر ایمان لا کر اور اس کی فرمانبرداری کر کے اس کے عذاب سے نہ بچائیں گے۔ اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں۔

ف۱۲ ان کو جھٹلانے سے۔

ف۱۳ یعنی گفتگو کرنے میں کسی قدر تکلف ہوتا ہے اس عقدہ کی وجہ سے جو زبان میں بایام صغر سنی منہ میں آگ کا انگارہ رکھ لینے سے ہو گیا ہے ف۱۴ تاکہ وہ تبلیغ رسالت میں میری مدد کریں۔ جس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شام میں نبوت عطا کی گئی اس وقت ہارون علیہ السلام مصر میں تھے ف۱۵ کہ میں نے قبطی کو مارا تھا۔

اَنْ يُّقْتُلُوْنِ ﴿۱۴﴾ قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَآ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ﴿۱۵﴾

ہوں کہیں مجھے ف۱۶ قتل کردیں فرمایا یوں نہیں ف۱۷ تم دونوں میری آیتیں لے کر جاؤ ہم تمہارے ساتھ سنتے ہیں ف۱۸

فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶﴾ اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا

تو فرعون کے پاس جاؤ پھر اس سے کہو ہم دونوں اس کے رسول ہیں جو رب ہے سارے جہان کا کہ تو ہمارے ساتھ بنی

بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۷﴾ قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّلَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ

اسرائیل کو چھوڑ دے ف۱۹ بولا کیا ہم نے تمہیں اپنے یہاں بچپن میں نہ پالا اور تم نے ہمارے یہاں اپنی عمر

عُمُرِكَ سِنِيْنَ ﴿۱۸﴾ وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ وَاَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹﴾

کے کئی برس گزارے ف۲۰ اور تم نے کیا اپنا وہ کام جو تم نے کیا ف۲۱ اور تم ناشکرے تھے ف۲۲

قَالَ فَعَلْتُهَآ اِذًا وَّاَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۲۰﴾ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا

موسیٰ نے فرمایا میں نے وہ کام کیا جبکہ مجھے راہ کی خبر نہ تھی ف۲۳ تو میں تمہارے یہاں سے نکل گیا، جبکہ

خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ حُكْمًا وَّجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۱﴾ وَ

تم سے ڈرا ف۲۴ تو میرے رب نے مجھے حکم عطا فرمایا ف۲۵ اور مجھے پیغمبروں سے کیا اور

تِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۲۲﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ

یہ کوئی نعمت ہے جس کا تو مجھ پر احسان جتاتا ہے کہ تو نے غلام بنا کر رکھے بنی اسرائیل ف۲۶ فرعون بولا اور

وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۳﴾ قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ

سارے جہان کا رب کیا ہے ف۲۷ موسیٰ نے فرمایا رب آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہیں ہے

اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿۲۴﴾ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗٓ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ﴿۲۵﴾ قَالَ رَبُّكُمْ

اگر تمہیں یقین ہو ف۲۸ اپنے آس پاس والوں سے بولا کیا تم غور سے سنتے نہیں ف۲۹ موسیٰ نے فرمایا

وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۶﴾ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ

رب تمہارا اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا ف۳۰ بولا تمہارے یہ رسول جو تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں ضرور عقل

لَمَجْنُوْنٌ ﴿۲۷﴾ قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ اِنْ كُنْتُمْ

نہیں رکھتے ف۳۱ موسیٰ نے فرمایا رب پورب اور پچھم کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے ف۳۲ اگر تمہیں

ف۱۶ اس کے بدلے میں ف۱۷ تمہیں قتل نہیں کر سکتے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی درخواست منظور فرما کر حضرت ہارون علیہ السلام کو بھی نبی کر دیا اور دونوں کو حکم دیا ف۱۸ جو تم کہو اور جو تمہیں جو بلا دیا جائے ف۱۹ تاکہ ہم انہیں سرزمین شام میں لے جائیں۔ فرعون نے چار سو برس تک بنی اسرائیل کو غلام بنائے رکھا تھا اور اس وقت بنی اسرائیل کی تعداد چھ لاکھ تیس ہزار تھی اللہ تعالیٰ کا یہ حکم پا کر حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر کی طرف روانہ ہوئے آپ پشمینہ کا جبہ پہنے ہوئے تھے۔ دست مبارک میں عصا تھا عصا کے سرے میں زنبیل لٹکی تھی جس میں سفر کا توشہ تھا اس شان سے آپ مصر میں پہنچ کر اپنے مکان میں داخل ہوئے حضرت ہارون علیہ السلام وہیں تھے آپ نے انہیں خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے رسول بنا کر فرعون کی طرف بھیجا ہے اور آپ کو بھی رسول بنایا ہے کہ فرعون کو خدا کی طرف دعوت دو یہ سن کر آپ کی والدہ صاحبہ گھبرائیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہنے لگیں کہ فرعون تمہیں قتل کرنے کے لیے تمہاری تلاش میں ہے جب تم اس کے پاس جاؤ گے تو تمہیں قتل کرے گا۔ لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کے یہ فرمانے سے نہ رُکے اور حضرت ہارون کو ساتھ لے کر شب کے وقت فرعون کے دروازے پر پہنچے دروازہ کھٹکھٹایا، پوچھا آپ کون ہیں؟ حضرت نے فرمایا میں ہوں موسیٰ رب العالمین کا رسول فرعون کو خبر دی گئی اور صبح کے وقت آپ بلائے گئے آپ نے پہنچ کر اللہ تعالیٰ کی رسالت ادا کی اور فرعون کے پاس جو حکم پہنچانے پر آپ مامور کیے گئے تھے وہ پہنچا یا، فرعون نے آپ کو پہچانا۔

ف۲۰ مفسرین نے کہا تیس برس اس زمانہ میں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرعون کے لباس پہنتے تھے اور اس کی سواریوں میں سوار ہوتے تھے اور اس کے فرزند مشہور تھے۔

ف۲۱ قبطی کو قتل کیا۔

ف۲۲ کہ تم نے ہماری نعمت کی سپاس گزاری نہ کی اور ہمارے ایک آدمی کو قتل کر دیا۔

ف۲۳ میں نہ جانتا تھا کہ گھونسہ مارنے سے وہ شخص مر جائیگا میرا مارنا تادیب کے لیے تھا نہ قتل کے لیے۔

ف۲۴ کہ تم مجھے قتل کرو گے اور شہر مدین کو چلا گیا۔

ف۲۵ مدین سے واپسی کے وقت حکم سے یہاں یا نبوت مراد ہے یا علم ف۲۶ یعنی اس میں تیرا کیا احسان ہے کہ تم نے میری تربیت کی بچپن میں مجھے رکھا کھلایا پہنایا، کیونکہ میرے تجھ تک پہنچنے کا سبب تو یہی ہوا کہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنایا انکی اولادوں کو قتل کیا یہ تیرا ظلم عظیم اس کا باعث ہوا کہ میرے والدین مجھے پرورش نہ کر سکے اور میرے دریا میں ڈالنے پر مجبور ہوئے تو ایسا نہ کرتا تو میں اپنے والدین کے پاس رہتا اس لیے یہ بات کیا اس قابل ہے کہ اس کا احسان جتایا جائے فرعون موسیٰ علیہ السلام کی اس تقریر سے لاجواب ہوا اور اس نے اسلوب کلام بدلا اور یہ گفتگو چھوڑ کر دوسری بات شروع کی ف۲۷ جس کے تم اپنے آپ کو رسول بتاتے ہو ف۲۸ یعنی اگر تم اشیاء کو دلیل سے جاننے کی صلاحیت رکھتے ہو تو ان چیزوں کی پیدائش اس کے وجود کی کافی دلیل ہے ایقان اس علم کو کہتے ہیں جو استدلال سے حاصل ہو اسی لیے اللہ تعالیٰ کی شان میں موقن نہیں کہا جاتا ف۲۹ اس وقت اس کے گرد اس کی قوم کے اشراف میں سے پانچ سو شخص زیوروں سے آراستہ زریں کرسیوں پر بیٹھے تھے ان سے فرعون کا یہ کہنا کہ کیا تم غور سے نہیں سنتے بایں معنی تھا کہ وہ زمین اور آسمان کو قدیم سمجھتے تھے اور ان کے حدوث کے منکر تھے مطلب یہ تھا کہ جب یہ چیزیں قدیم ہیں تو ان کے لیے رب کی کیا حاجت اب حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان چیزوں سے استدلال پیش کرنا چاہا، جن کا حدوث اور جن کی فنا مشاہدہ میں آچکی ہے ف۳۰ یعنی اگر تم دوسری چیزوں سے استدلال نہیں کر سکتے تو خود تمہارے نفوس سے استدلال پیش کیا جاتا ہے اپنے آپ کو جانتے ہو، پیدا ہوتے ہوا اپنے باپ دادا کو جانتے ہو کہ وہ فنا ہو گئے تو اپنی پیدائش سے اور ان کی فنا سے پیدا کرنے اور فنا کر دینے والے کے وجود کا ثبوت ملتا ہے۔

تَعْقِلُوْنَ ﴿۲۸﴾ قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَيْرِيْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ

عقل ہو ف۳۳ بولا اگر تم نے میرے سوا کسی اور کو خدا ٹھہرایا تو میں ضرور تمہیں قید کر

الْمَسْجُوْنِيْنَ ﴿۲۹﴾ قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۰﴾ قَالَ فَاْتِ بِهٖٓ

دوں گا ف۳۴ فرمایا کیا اگرچہ میں تیرے پاس کوئی روشن چیز لاؤں ف۳۵ کہا تو لاؤ

اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۳۱﴾ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ

اگر سچے ہو تو موسیٰ نے اپنا عصا ڈال دیا جبھی وہ صریح اژدہا ہو

مُّبِيْنٌ ﴿۳۲﴾ وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۳۳﴾ قَالَ لِلْمَلَاِ

گیا ف۳۶ اور اپنا ہاتھ ف۳۷ نکالا تو جبھی وہ دیکھنے والوں کی نگاہ میں جگمگانے لگا ف۳۸ بولا اپنے گرد کے

حَوْلَهٗٓ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۴﴾ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ

سرداروں سے کہ بے شک یہ دانا جادوگر ہیں چاہتے ہیں کہ تمہیں تمہارے ملک سے نکال دیں اپنے جادو

بِسِحْرِهٖ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَابْعَثْ فِي

کے زور سے تب تمہارا کیا مشورہ ہے ف۳۹ وہ بولے انہیں اور ان کے بھائی کو ٹھہرائے رہو اور شہروں میں

الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿۳۶﴾ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ﴿۳۷﴾ فَجُمِعَ السَّحَرَةُ

جمع کرنے والے بھیجو کہ وہ تیرے پاس لے آئیں ہر بڑے جادوگر دانا کو ف۴۰ تو جمع کیے گئے جادوگر ایک

لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۳۸﴾ وَّقِيْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ﴿۳۹﴾

مقرر دن کے وعدہ پر ف۴۱ اور لوگوں سے کہا گیا کیا تم جمع ہوگے ف۴۲

لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ اِنْ كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۴۰﴾ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ

شاید ہم ان جادوگروں ہی کی پیروی کریں اگر یہ غالب آئیں ف۴۳ پھر جب جادوگر آئے

قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۴۱﴾ قَالَ نَعَمْ

فرعون سے بولے کیا ہمیں کچھ مزدوری ملے گی اگر ہم غالب آئے بولا ہاں

وَاِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۴۲﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ

اور اس وقت تم میرے مقرب ہو جاؤ گے ف۴۴ موسیٰ نے ان سے فرمایا ڈالو جو تمہیں ڈالنا

ف۳۱ فرعون نے یہ اس لیے کہا کہ وہ اپنے سوا کسی معبود کے وجود کا قائل نہ تھا اور جو اس کے معبود ہونے کا اعتقاد نہ رکھے اس کو خارج از عقل کہتا تھا اور حقیقۃً اس طرح کی گفتگو عجز کے وقت آدمی کی زبان پر آتی ہے لیکن حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرض ہدایت و ارشاد کو علیٰ وجہ الکمال ادا کیا اور اس کی اس تمام لایعنی گفتگو کے باوجود پھر مزید بیان کی طرف متوجہ ہوئے۔ ف۳۲ کیونکہ پورب سے آفتاب کا طلوع کرنا اور پچھم میں غروب ہو جانا اور سال کی فصلوں میں ایک حساب معین پر چلنا اور ہواؤں اور بارشوں وغیرہ کے نظام یہ سب اس کے وجود و قدرت پر دلالت کرتے ہیں۔

ف۳۳ اب فرعون متحیر ہو گیا اور آثار قدرت الٰہی کے انکار کی راہ باقی نہ رہی اور کوئی جواب اس سے بن نہ آیا تو

ف۳۴ فرعون کی قید قتل سے بدتر تھی اس کا جیل خانہ تنگ و تاریک عمیق گڈھا تھا اس میں اکیلا ڈال دیتا تھا نہ وہاں کوئی آواز سنائی آتی تھی نہ کچھ نظر آتا تھا۔

ع ۲ ف۳۵ جو میری رسالت کی برہان ہو مراد اس سے معجزہ ہے اس پر فرعون نے

ف۳۶ عصا اژدہا بن کر آسمان کی طرف بقدر ایک میل کے اڑا پھر اتر کر فرعون کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا اے موسیٰ مجھے جو چاہئے حکم دیجئے فرعون نے گھبرا کر کہا اس کی قسم جس نے تمہیں رسول بنایا اس کو پکڑ و حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو دست مبارک میں لیا تو مثل سابق عصا ہو گیا فرعون کہنے لگا اس کے سوا اور بھی کوئی معجزہ ہے آپ نے فرمایا ہاں اور اس کو ید بیضا دکھایا

ف۳۷ گریبان میں ڈال کر۔

ف۳۸ اس سے آفتاب کی سی شعاع ظاہر ہوئی۔

ف۳۹ کیونکہ اس زمانہ میں جادو کا بہت رواج تھا اس لیے فرعون نے خیال کیا کہ یہ بات چل جائے گی اور اس کی قوم کے لوگ اس دھوکے میں آکر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے متنفر ہو جائیں گے اور ان کی بات قبول نہ کریں گے۔

ف۴۰ جو علم سحر میں بقول ان کے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بڑھ کر ہوا در وہ لوگ اپنے جادو سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا مقابلہ کریں تاکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے حجت باقی نہ رہے اور فرعونیوں کو یہ کہنے کا موقع مل جائے کہ یہ کام جادو سے ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا نبوت کی دلیل نہیں ف۴۱ وہ دن فرعونیوں کی عید کا تھا اور اس مقابلہ کے لیے وقت چاشت مقرر کیا گیا تھا۔

ف۴۲ تاکہ دیکھو کہ دونوں فریق کیا کرتے ہیں اور ان میں کون غالب آتا ہے ف۴۳ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اس سے مقصود ان کا جادوگروں کا اتباع کرنا نہ تھا، بلکہ غرض یہ تھی کہ اس حیلہ سے لوگوں کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اتباع سے روکیں ف۴۴ تمہیں درباری بنایا جائے گا، تمہیں خاص اعزاز دیئے جائیں گے سب سے پہلے داخل ہونے کی اجازت دی جائے گی۔ سب سے بعد تک دربار میں رہو گے اس کے بعد جادوگروں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا کہ کیا حضرت پہلے اپنا عصا ڈالیں گے یا ہمیں اجازت ہے کہ ہم اپنا سامان سحر ڈالیں۔

مُّلْقُوْنَ ﴿۴۳﴾ فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا

ہے ف۴۵ تو انھوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں ڈالیں اور بولے فرعون کی عزت کی قسم بیشک

لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا

ہماری ہی جیت ہے ف۴۶ تو موسیٰ نے اپنا عصا ڈالا جبھی وہ ان کی بناوٹوں کو نگلنے

يَاْفِكُوْنَ ﴿۴۵﴾ فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿۴۶﴾ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۷﴾

لگا ف۴۷ اب سجدہ میں گرے جادوگر بولے ہم تو ایمان لائے اس پر جو سارے جہان

رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۴۸﴾ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۭ اِنَّهٗ

کا رب ہے جو موسیٰ اور ہارون کا رب ہے فرعون بولا کیا تم اس پر ایمان لائے قبل اس کے کہ میں تمھیں اجازت دوں

لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۭ لَاُقَطِّعَنَّ

بیشک وہ تمہارا بڑا ہے جس نے تمھیں جادو سکھایا ف۴۸ تو اب جانا چاہتے ہو ف۴۹ مجھے قسم ہے بیشک میں

اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُوصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۹﴾

تمہارے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹوں گا اور تم سب کو سُولی دوں گا ف۵۰

قَالُوْا لَا ضَيْرَ ۭ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۵۰﴾ اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ

وہ بولے کچھ نقصان نہیں ف۵۱ ہم اپنے رب کی طرف پلٹنے والے ہیں ف۵۲ ہمیں طمع ہے کہ ہمارا رب ہماری

لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَآ اَنْ كُنَّآ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۱﴾ ع وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى

خطائیں بخش دے اس پر کہ ہم سب سے پہلے ایمان لائے ف۵۳ اور ہم نے موسیٰ کو وحی بھیجی کہ راتوں

اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْٓ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿۵۲﴾ فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَاۗىِٕنِ

رات میرے بندوں کو ف۵۴ نکل بیشک تمہارا پیچھا ہونا ہے ف۵۵ اب فرعون نے شہروں میں جمع کرنے والے

حٰشِرِيْنَ ﴿۵۳﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَاِنَّهُمْ لَنَا لَغَاۗىِٕظُوْنَ ﴿۵۵﴾

بھیجے ف۵۶ کہ یہ لوگ ایک تھوڑی جماعت ہیں اور بیشک ہم سب کا دل جلاتے ہیں ف۵۷

وَاِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۵۷﴾ وَّ

اور بے شک ہم سب چوکنے ہیں ف۵۸ تو ہم نے انھیں ف۵۹ باہر نکالا باغوں اور چشموں اور

ف۴۵ تاکہ تم اس کا انجام دیکھ لو۔

ف۴۶ انھیں اپنے غلبہ کا اطمینان تھا، کیونکہ سحر کے اعمال میں جو انتہا کے عمل تھے یہ ان کو کام میں لائے تھے اور یقین کامل رکھتے تھے کہ اب کوئی سحر اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

ف۴۷ جو انھوں نے جادو کے ذریعہ سے بنائی تھیں یعنی ان کی رسیاں اور لاٹھیاں جو جادو سے اژدہے بن کر دوڑتے نظر آرہے تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اژدہا بن کر ان سب کو نگل گیا پھر اس کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے دستِ مبارک میں لیا تو وہ مثلِ سابق عصا تھا۔ جب جادوگروں نے یہ دیکھا تو انھیں یقین ہو گیا کہ یہ جادو نہیں ہے،

ف۴۸ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام تمھارے استاد ہیں اسی لیے وہ تم سے بڑھ گئے۔

ف۴۹ کہ تمھارے ساتھ کیا کیا جائے۔

ف۵۰ اس سے مقصود یہ تھا کہ عام خلق ڈر جائے اور جادوگروں کو دیکھ کر لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لے آئیں۔

ف۵۱ خواہ دنیا میں کچھ بھی پیش آئے کیونکہ۔

ف۵۲۔ ایمان کے ساتھ اور ہمیں اللہ تعالیٰ سے رحمت کی امید ہے،

ف۵۳ رعیت فرعون میں سے یا اس مجمع کے حاضرین میں سے

اس واقعہ کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کئی سال وہاں اقامت فرمائی اور ان لوگوں کو حق کی دعوت دیتے رہے۔ لیکن ان کی سرکشی بڑھتی گئی۔

ع ۴ ۱۸ ۷

ف۵۴ یعنی بنی اسرائیل کو مصر سے۔

ف۵۵ فرعون اور اس کے لشکر پیچھا کریں گے اور تمھارے پیچھے پیچھے دریا میں داخل ہوں گے۔ ہم تمھیں نجات دیں گے اور انھیں غرق کریں گے۔

ف۵۶ لشکروں کو جمع کرنے کے لیے جب لشکر جمع ہو گئے تو ان کی کثرت کے مقابل بنی اسرائیل کی تعداد تھوڑی معلوم ہونے لگی چنانچہ فرعون نے بنی اسرائیل کے نسبت کہا۔

ف۵۷ ہماری مخالفت کر کے اور بے ہماری اجازت کے ہماری سرزمین سے نکل کر۔

ف۵۸ مستعد ہیں ہتھیار بند ہیں۔

ف۵۹ یعنی فرعونیوں کو۔

كُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿۵۸﴾ كَذٰلِكَ ۫ وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۵۹﴾

خزانوں اور عمدہ مکانوں سے ہم نے ایسا ہی کیا اور ان کا وارث کر دیا بنی اسرائیل کو ف۶۰

فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ﴿۶۰﴾ فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ

تو فرعونیوں نے ان کا تعاقب کیا دن نکلے پھر جب آمنا سامنا ہوا دونوں گروہوں کا ف۶۱ موسیٰ والوں

مُوْسٰۤى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ﴿۶۱﴾ قَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ﴿۶۲﴾

نے کہا ہم کو انہوں نے آلیا ف۶۲ موسیٰ نے فرمایا یوں نہیں ف۶۳ بیشک میرا رب میرے ساتھ ہے وہ مجھے

فَاَوْحَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ؕ فَانْفَلَقَ

اب راہ دیتا ہے۔ تو ہم نے موسیٰ کو وحی فرمائی کہ دریا پر اپنا عصا مار ف۶۴ تو جبھی دریا پھٹ

فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ﴿۶۳﴾ وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ ﴿۶۴﴾

گیا ف۶۵ تو ہر حصہ ہو گیا جیسے بڑا پہاڑ ف۶۶ اور وہاں قریب لائے ہم دوسروں کو ف۶۷

وَاَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ﴿۶۵﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۶۶﴾

اور ہم نے بچا لیا موسیٰ اور اس کے سب ساتھ والوں کو ف۶۸ پھر دوسروں کو ڈبو دیا ف۶۹

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۶۷﴾ وَاِنَّ

بیشک اس میں ضرور نشانی ہے ف۷۰ اور ان میں اکثر مسلمان نہ تھے ف۷۱ اور بیشک تمہارا

رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۶۸﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ اِبْرٰهِيْمَ ﴿۶۹﴾

رب وہی عزت والا ف۷۲ مہربان ہے ف۷۳ اور ان پر پڑھو خبر ابراہیم کی ف۷۴

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۷۰﴾ قَالُوْا نَعْبُدُ اَصْنَامًا

جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا تم کیا پوجتے ہو ف۷۵ بولے ہم بتوں کو پوجتے ہیں پھر

فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِيْنَ ﴿۷۱﴾ قَالَ هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ تَدْعُوْنَ ﴿۷۲﴾

ان کے سامنے آسن مارے رہتے ہیں فرمایا کیا وہ تمہاری سنتے ہیں جب تم پکارو

اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ اَوْ يَضُرُّوْنَ ﴿۷۳﴾ قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا كَذٰلِكَ

یا تمہارا کچھ بھلا برا کرتے ہیں ف۷۶ بولے بلکہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایسا ہی کرتے

ف۶۰ فرعون اور اس کی قوم کے غرق کے بعد ف۶۱ اور ان میں سے ہر ایک نے دوسرے کو دیکھا ف۶۲ اب وہ ہم پر قابو پالیں گے نہ ہم ان کے مقابلہ کی طاقت رکھتے ہیں نہ بھاگنے کی جگہ ہے، کیونکہ آگے دریا ہے۔

ف۶۳ وعدہ الٰہی پر کامل بھروسا ہے۔

ف۶۴ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریا پر عصا مارا۔

ف۶۵ اور اس کے بارہ حصے نمودار ہوئے۔

ف۶۶ اور ان کے درمیان خشک راہیں۔

ف۶۷ یعنی فرعون اور فرعونیوں کو تا آنکہ وہ بنی اسرائیل کے راستوں میں چل پڑے جو ان کے لیے دریا میں بقدرت الٰہی پیدا ہوئے تھے۔

ف۶۸ دریا سے سلامت نکال کر۔

ف۶۹ یعنی فرعون اور اس کی قوم کو اس طرح کہ جب بنی اسرائیل کل کے کل دریا سے باہر ہو گئے اور تمام فرعونی دریا کے اندر آگئے تو دریا بحکم الٰہی مل گیا۔ اور شکل سابق ہو گیا اور فرعون مع اپنی قوم کے ڈوب گیا۔

ف۷۰ اللہ تعالیٰ کی قدرت پر اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کا معجزہ ہے۔

ف۷۱ یعنی اہل مصر میں صرف آسیہ فرعون کی بی بی اور حزقیل جن کو مؤمن آل فرعون کہتے ہیں وہ اپنا ایمان چھپائے رہتے تھے اور فرعون کے چچازاد تھے اور مریم جس نے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر کا نشان بتایا تھا جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کے تابوت کو دریا سے نکالا۔

ف۷۲ کہ اس نے کافروں کو غرق کر کے ان سے انتقام لیا۔

ف۷۳ مؤمنین پر جنہیں غرق سے نجات دی۔

ف۷۴ یعنی مشرکین پر۔

ف۷۵ حضرت ابراہیم علیہ السلام جانتے تھے کہ وہ لوگ بت پرست ہیں۔ باوجود اس کے آپ کا سوال فرمانا اس لیے تھا تاکہ انہیں دکھا دیں کہ جن چیزوں کو وہ لوگ پوجتے ہیں وہ کسی طرح اس سے مستحق نہیں۔

ف۷۶ جب یہ کچھ نہیں تو انہیں تم نے معبود کس طرح قرار دیا۔

يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿۷۵﴾ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمُ

پایا فرمایا تو کیا تم دیکھتے ہو یہ جنہیں پوج رہے ہیں تم اور تمہارے اگلے باپ

الْاَقْدَمُوْنَ ﴿۷۶﴾ فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّیْٓ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۷﴾ الَّذِیْ خَلَقَنِیْ

دادا ف۷۷ بیشک وہ سب میرے دشمن ہیں ف۷۸ مگر پروردگار عالم ف۷۹ وہ جس نے مجھے پیدا کیا ف۸۰

فَهُوَ يَهْدِيْنِ ﴿۷۸﴾ وَالَّذِیْ هُوَ يُطْعِمُنِیْ وَيَسْقِيْنِ ﴿۷۹﴾ وَاِذَا مَرِضْتُ

تو وہ مجھے راہ دے گا ف۸۱ اور وہ جو مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے ف۸۲ اور جب میں بیمار ہوں تو

فَهُوَ يَشْفِيْنِ ﴿۸۰﴾ وَالَّذِیْ يُمِيْتُنِیْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ ﴿۸۱﴾ وَالَّذِیْٓ اَطْمَعُ

وہی مجھے شفا دیتا ہے ف۸۳ اور وہ مجھے وفات دے گا پھر مجھے زندہ کرے گا ف۸۴ اور وہ جس کی مجھے آس

اَنْ يَّغْفِرَ لِیْ خَطِيْٓـَٔتِیْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۸۲﴾ رَبِّ هَبْ لِیْ حُكْمًا وَّ

لگی ہے کہ میری خطائیں قیامت کے دن بخشے گا ف۸۵ اے میرے رب مجھے حکم عطا کر ف۸۶ اور

اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِيْنَ ﴿۸۴﴾

مجھے ان سے ملا دے جو تیرے قرب خاص کے سزاوار ہیں ف۸۷ اور میری سچی ناموری رکھ پچھلوں میں ف۸۸

وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ﴿۸۵﴾ وَاغْفِرْ لِاَبِیْٓ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ

اور مجھے ان میں کر جو چین کے باغوں کے وارث ہیں ف۸۹ اور میرے باپ کو بخش دے ف۹۰ بیشک وہ

الضَّآلِّيْنَ ﴿۸۶﴾ وَلَا تُخْزِنِیْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۸۷﴾ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا

گمراہ ہے اور مجھے رسوا نہ کرنا جس دن سب اٹھائے جائیں گے ف۹۱ جس دن نہ مال کام آئے گا نہ

بَنُوْنَ ﴿۸۸﴾ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿۸۹﴾ وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۹۰﴾

بیٹے مگر وہ جو اللہ کے حضور حاضر ہوا سلامت دل لے کر ف۹۲ اور قریب لائی جائے گی جنت پرہیزگاروں کیلیے

وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغٰوِيْنَ ﴿۹۱﴾ وَقِيْلَ لَهُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿۹۲﴾

ف۹۳ اور ظاہر کی جائے گی دوزخ گمراہوں کے لیے اور ان سے کہا جائے گا ف۹۴ کہاں ہیں وہ جن کو تم پوجتے تھے

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿۹۳﴾ فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ

اللہ کے سوا کیا وہ تمہاری مدد کریں گے ف۹۵ یا بدلہ لیں گے تو اوندھا دیئے گئے جہنم میں

ف۷۷ کہ نہ یہ علم رکھتے ہیں نہ قدرت نہ کچھ سنتے ہیں نہ کوئی نفع یا ضرر پہنچا سکتے ہیں ف۷۸ میں ان کا پوجا جانا گوارا نہیں کر سکتا ف۷۹ میرا رب ہے میرا کارساز ہے۔ ہیں اس کی عبادت کرتا ہوں وہ مستحق عبادت ہے اس کے اوصاف یہ ہیں ف۸۰ نیست سے ہست فرمایا اور اپنی طاعت کے لیے بنایا ف۸۱ آداب خلت کی جیسی کہ سابق میں ہدایت فرما چکا ہے مصالح دنیا و دین کی۔

ف۸۲ اور میرا روزی دینے والا ہے۔

ف۸۳ میرے امراض دور کرتا ہے ابن عطا نے کہا معنی یہ ہیں کہ جب میں خلق کی دید سے بیمار ہوتا ہوں تو مشاہدۂ حق سے مجھے شفا عطا فرماتا ہے۔

ف۸۴ موت اور حیات اس کے قبضۂ قدرت میں ہے

ف۸۵ انبیاء معصوم ہیں گناہ اُن سے صادر نہیں ہوتے ان کا استغفار اپنے رب کے حضور تواضع ہے اور امت کے لیے طلب مغفرت کی تعلیم ہے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ و السلام کا ان صفات الٰہیہ کو بیان کرنا اپنی قوم پر اقامت حجت ہے کہ معبود وہی ہو سکتا ہے جس کے یہ صفات ہوں

ف۸۶ حکم سے یا علم مراد ہے یا حکمت یا نبوت۔

ف۸۷ یعنی انبیاء علیہم السلام اور آپ کی یہ دُعا مستجاب ہوئی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاِنَّهٗ فِی الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ۔

ف۸۸ یعنی ان امتوں میں جو میرے بعد آئیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ عطا فرمایا کہ تمام اہل ادیان ان سے محبت کرتے ہیں اور ان کی ثنا کرتے ہیں۔

ف۸۹ جنہیں تو جنت عطا فرمائے گا۔

ف۹۰ توبہ و ایمان عطا فرما کر اور یہ دُعا آپ نے اس لیے فرمائی کہ وقت مفارقت آپ کے والد نے آپ سے ایمان لانے کا وعدہ کیا تھا۔ جب ظاہر ہو گیا کہ وہ خدا کا دشمن ہے اس کا وعدہ جھوٹا تھا تو آپ اس سے بیزار ہو گئے۔ جیسا کہ سورۂ برأت میں ہے۔ مَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ۔

ف۹۱ یعنی روز قیامت۔

ف۹۲ جو شرک کفر و نفاق سے پاک ہو اس کو اس کا مال بھی نفع دے گا جو راہ خدا میں خرچ کیا ہو اور اولاد بھی جو صالح ہو۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ جب آدمی مرتا ہے اس کے عمل منقطع ہو جاتے ہیں سوا تین کے ایک صدقۂ جاریہ دوسرا وہ مال جس سے وہ لوگ نفع اٹھائیں، تیسری نیک اولاد جو اس کے لیے دُعا کرے

ف۹۳ کہ اس کو دیکھیں گے۔ ف۹۴ بطریق زجر و توبیخ کے ان کے شرک و کفر پر۔ ف۹۵ عذاب الٰہی سے بچا کر۔

وَالْغَاوٗنَ ﴿۹۴﴾ وَجُنُوْدُ اِبْلِیْسَ اَجْمَعُوْنَ ﴿۹۵﴾ قَالُوْا وَهُمْ فِیْهَا یَخْتَصِمُوْنَ ﴿۹۶﴾

وہ اور سب گمراہ ف۹۶ اور ابلیس کے لشکر سارے ف۹۷ کہیں گے اور وہ اس میں باہم جھگڑتے ہونگے

تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۹۷﴾ اِذْ نُسَوِّیْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۸﴾

خدا کی قسم بے شک ہم کھلی گمراہی میں تھے جب کہ تمہیں ربّ العلمین کے برابر ٹھہراتے تھے

وَمَاۤ اَضَلَّنَاۤ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۹۹﴾ فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِیْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَلَا

اور ہمیں نہ بہکایا مگر مجرموں نے ف۹۸ تو اب ہمارا کوئی سفارشی نہیں ف۹۹ اور نہ کوئی

صَدِیْقٍ حَمِیْمٍ ﴿۱۰۱﴾ فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۰۲﴾

غم خوار دوست ف۱۰۰ تو کسی طرح ہمیں پھر جانا ہوتا ف۱۰۱ کہ ہم مسلمان ہو جاتے

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ

بیشک اس میں ضرور نشانی ہے اور ان میں بہت ایمان والے نہ تھے اور بیشک تمہارا رب

لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۰۴﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ ِالْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِذْ قَالَ

وہی عزت والا مہربان ہے نوح کی قوم نے پیغمبروں کو جھٹلایا ف۱۰۲ جب کہ ان سے

لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۰۶﴾ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ﴿۱۰۷﴾ فَاتَّقُوا

ان کے ہم قوم نوح نے کہا کیا تم ڈرتے نہیں ف۱۰۳ بیشک میں تمہارے لیے اللہ کا بھیجا ہوا امین ہوں ف۱۰۴ تو اللہ سے

اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ﴿۱۰۸﴾ وَمَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی

ڈرو اور میرا حکم مانو ف۱۰۵ اور میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا میرا اجر تو اسی پر ہے جو سارے جہان

رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۰۹﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ﴿۱۱۰﴾ قَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ لَكَ

کا ربّ ہے تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو بولے کیا ہم تم پر ایمان لے آئیں

وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ قَالَ وَمَا عِلْمِیْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ اِنْ

اور تمہارے ساتھ کمینے ہوئے ہیں ف۱۰۶ فرمایا مجھے کیا خبر ان کے کام کیا ہیں ف۱۰۷ ان کا

حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰی رَبِّیْ لَوْ تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَمَاۤ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۱۴﴾

حساب تو میرے رب پر ہی ہے ف۱۰۸ اگر تمہیں حس ہو ف۱۰۹ اور میں مسلمانوں کو دور کرنے والا نہیں ف۱۱۰

ف۹۶ یعنی بت اور ان کے پجاری سب اوندھے کر کے جہنم میں ڈال دیئے جائیں گے ف۹۷ یعنی اس کے اتباع کرنے والے جن ہوں یا انسان بعض مفسرین نے کہا کہ ابلیس کے لشکروں سے اس کی ذریت مراد ہے ف۹۸ جنھوں نے بت پرستی کی دعوت دی یا وہ پہلے لوگ جن کا ہم نے اتباع کیا یا ابلیس اور اس کی ذریت نے ف۹۹ جیسے کہ مومنین کے لیے انبیاء اور اولیاء اور ملائکہ اور مومنین شفاعت کرنے والے ہیں۔

ف۱۰۰ جو کام آئے یہ بات کفار اس وقت کہیں گے جب دیکھیں گے کہ انبیاء اور اولیاء اور ملائکہ اور صالحین ایمان داروں کی شفاعت کر رہے ہیں اور اُن کی دوستیاں کام آ رہی ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ جنتی کہے گا میرے فلاں دوست کا کیا حال ہے اور وہ دوست گناہوں کی وجہ سے جہنم میں ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اس کے دوست کو نکالو اور جنت میں داخل کرو تو جو لوگ جہنم میں باقی رہ جائیں گے وہ یہ کہیں گے کہ ہمارا کوئی سفارشی نہیں ہے اور نہ کوئی غمخوار دوست حسن رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایمان دار دوست بڑھاؤ، کیونکہ وہ روز قیامت شفاعت کریں گے۔

ف۱۰۱ دنیا میں۔

ف۱۰۲ یعنی نوح علیہ السلام کی تکذیب تمام پیغمبروں کی تکذیب ہے کیونکہ دین تمام رسولوں کا ایک ہے اور ہر ایک نبی لوگوں کو تمام انبیاء پر ایمان لانے کی دعوت دیتے ہیں۔

ف۱۰۳ اللہ تعالیٰ سے کہ کفر و معاصی ترک کرو۔

ف۱۰۴ اس کی وحی و رسالت کی تبلیغ پر اور آپ کی امانت آپ کی قوم کو مسلّم تھی، جیسے کہ سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امانت پر عرب کو اتفاق تھا۔

ف۱۰۵ جو میں توحید و ایمان و طاعت الٰہی کے متعلق دیتا ہوں۔

ف۱۰۶ یہ بات انھوں نے غرور سے کہی غربا کے پاس بیٹھنا انھیں گوارا نہ تھا اس میں وہ اپنی کسرِ شان سمجھتے تھے اس لیے ایمان جیسی نعمت سے محروم رہے کمینے سے مراد ان کی غربا، اور پیشہ ور لوگ تھے اور ان کو رذیل اور کمین کہنا یہ کفار کا متکبرانہ فعل تھا ورنہ درحقیقت صنعت اور پیشہ حیثیت دین سے آدمی کو ذلیل نہیں کرتا غنا اصل میں دینی غنا ہے اور نسب تقویٰ کا نسب مسئلہ مومن کو رذیل کہنا جائز نہیں خواہ وہ کتنا ہی محتاج و نادار ہو یا وہ کسی نسب کا ہو (مدارک) ف۱۰۷ وہ کیا پیشے کرتے ہیں، مجھے اس سے کیا مطلب میں انھیں اللہ کی طرف دعوت دیتا ہوں ف۱۰۸ وہی انھیں جزا دے گا ف۱۰۹ تو نہ تم انھیں عیب لگاؤ نہ پیشوں کے باعث ان سے عار کرو پھر قوم نے کہا کہ آپ کمینوں کو اپنی مجلس سے نکال دیجئے تاکہ ہم آپ کے پاس آئیں اور آپ کی بات مانیں اس کے جواب میں فرمایا ف۱۱۰ یہ میری شان نہیں کہ میں تمہاری ایسی خواہشوں کو پورا کروں اور تمہارے ایمان کے لالچ میں مسلمانوں کو اپنے پاس سے نکال دوں۔

اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۱۵﴾ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ

میں تو نہیں مگر صاف ڈر سنانے والا ف۱۱۱ بولے اے نوح اگر تم باز نہ آئے ف۱۱۲ تو ضرور سنگسار

مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ ﴿۱۱۶﴾ قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِيْ كَذَّبُوْنِ ﴿۱۱۷﴾ فَافْتَحْ

کیے جاؤ گے ف۱۱۳ عرض کی اے میرے رب میری قوم نے مجھے جھٹلایا ف۱۱۴ تو مجھ میں اور ان میں

بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِيْ وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۸﴾

پورا فیصلہ کردے اور مجھے اور میرے ساتھ والے مسلمانوں کو نجات دے ف۱۱۵

فَاَنْجَيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۱۹﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ

تو ہم نے بچا لیا اُسے اور اس کے ساتھ والوں کو بھری ہوئی کشتی میں ف۱۱۶ پھر اس کے بعد ف۱۱۷ ہم

الْبٰقِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَاِنَّ

نے باقیوں کو ڈبو دیا بیشک اس میں ضرور نشانی ہے اور ان میں اکثر مسلمان نہ تھے اور بیشک

رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۲۲﴾ كَذَّبَتْ عَادُ ِۨالْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ

تمہارا رب ہی عزت والا مہربان ہے عاد نے رسولوں کو جھٹلایا ف۱۱۸ جبکہ ان

قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۲۵﴾

سے ان کے ہم قوم ہود نے فرمایا کیا تم ڈرتے نہیں بے شک میں تمہارے لیے امانت دار رسول ہوں

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۲۶﴾ وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيَ

تو اللہ سے ڈرو ف۱۱۹ اور میرا حکم مانو اور میں تم سے اس پر کچھ اجرت نہیں مانگتا میرا اجر تو اسی

اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۷﴾ اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ اٰيَةً تَعْبَثُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَ

پر ہے جو سارے جہان کا رب کیا ہر بلندی پر ایک نشان بناتے ہو راہ گیروں سے ہنسنے کو ف۱۲۰ اور

تَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ

مضبوط محل چنتے ہو اس امید پر کہ تم ہمیشہ رہو گے ف۱۲۱ اور جب کسی پر گرفت کرتے ہو تو بڑی

جَبَّارِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۳۱﴾ وَاتَّقُوا الَّذِيْٓ اَمَدَّكُمْ بِمَا

بیدردی سے گرفت کرتے ہو ف۱۲۲ تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو اور اس سے ڈرو جس نے تمہاری مدد کی ان چیزوں سے کہ تمہیں

ف۱۱۱ برہان صحیح کے ساتھ جس سے حق و باطل میں امتیاز ہو جائے تو جو ایمان لائے وہی میرا مقرب ہے اور جو ایمان نہ لائے وہی دور۔

ف۱۱۲ دعوت و انذار سے

ف۱۱۳ حضرت نوح علیہ السلام نے بارگاہِ الٰہی میں

ف۱۱۴ تیری وحی و رسالت میں مراد آپ کی یہ تھی کہ میں جو ان کے حق میں بد دعا کرتا ہوں اس کا سبب یہ نہیں ہے کہ انھوں نے مجھے سنگسار کرنے کی دھمکی دی نہ یہ کہ انھوں نے میرے متبعین کو رذیل کہا، بلکہ میری دعا کا سبب یہ ہے، کہ انھوں نے تیرے کلام کو جھٹلایا اور تیری رسالت کے قبول کرنے سے انکار کیا۔

ف۱۱۵ ان لوگوں کی شامتِ اعمال سے۔

ف۱۱۶ جو آدمیوں پرندوں اور اور حیوانوں سے بھری ہوئی تھی۔

ف۱۱۷ یعنی حضرت نوح علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو نجات دینے کے بعد۔

ف۱۱۸ عاد ایک قبیلہ ہے اور دراصل یہ ایک شخص کا نام ہے، جس کی اولاد سے یہ قبیلہ ہے

ف۱۱۹ اور میری تکذیب نہ کرو۔

ف۱۲۰ کہ اس پر چڑھ کر گزرنے والوں سے تمسخر کرو اور یہ اس قوم کا معمول تھا، انھوں نے سر راہ بلند بنائیں بنا لی تھیں وہاں بیٹھ کر راہ چلنے والوں کو پریشان کرتے اور کھیل کرتے

ف۱۲۱ اور کبھی نہ مرو گے

ف۱۲۲ تلوار سے قتل کر کے دُرّے مار کر نہایت بے رحمی سے۔

تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ وَجَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۱۳۴﴾ اِنِّيْٓ

معلوم ہیں ف۱۲۳ تمہاری مدد کی چوپایوں اور بیٹوں اور باغوں اور چشموں سے بیشک مجھے

اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۳۵﴾ قَالُوْا سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَوَعَظْتَ

تم پر ڈر ہے ایک بڑے دن کے عذاب کا ف۱۲۴ بولے ہمیں برابر ہے چاہے تم نصیحت

اَمْ لَمْ تَكُنْ مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ اِنْ هٰذَآ اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَ

کرو یا نا صحوں میں نہ ہو ف۱۲۵ یہ تو نہیں مگر وہی اگلوں کی ریت ف۱۲۶ اور

مَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۱۳۸﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً وَ

ہمیں عذاب ہونا نہیں ف۱۲۷ تو انھوں نے اسے جھٹلایا ف۱۲۸ تو ہم نے انھیں ہلاک کیا ف۱۲۹ بیشک

مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۹﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۴۰﴾

اس میں ضرور نشانی ہے اور ان میں بہت مسلمان نہ تھے۔ اور بیشک تمہارا رب ہی عزت والا مہربان ہے۔

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۴۲﴾

ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا جبکہ ان سے ان کے ہم قوم صالح نے فرمایا کیا ڈرتے نہیں

اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۴۳﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۴۴﴾ وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ

بیشک میں تمہارے لیے اللہ کا امانت دار رسول ہوں تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو اور میں تم سے کچھ اس پر

مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ اَتُتْرَكُوْنَ فِيْ مَا

اجرت نہیں مانگتا میرا اجر تو اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب ہے کیا تم یہاں کی ف۱۳۰ نعمتوں میں

هٰهُنَآ اٰمِنِيْنَ ﴿۱۴۶﴾ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۱۴۷﴾ وَّزُرُوْعٍ وَّنَخْلٍ طَلْعُهَا

چین سے چھوڑ دیئے جاؤ گے ف۱۳۱ باغوں اور چشموں اور کھیتوں اور کھجوروں میں جن کا شگوفہ

هَضِيْمٌ ﴿۱۴۸﴾ وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا فٰرِهِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ

نرم و نازک اور پہاڑوں میں سے گھر تراشتے ہو استادی سے ف۱۳۲ تو اللہ سے ڈرو

وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۵۰﴾ وَلَا تُطِيْعُوْٓا اَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۱۵۱﴾ الَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ فِي

اور میرا حکم مانو اور حد سے بڑھنے والوں کے کہنے پر نہ چلو ف۱۳۳ وہ جو زمین میں فساد پھیلاتے

ف۱۲۳ یعنی وہ نعمتیں جنھیں تم جانتے ہو آگے ان کا بیان فرمایا جاتا ہے۔

ف۱۲۴ اگر تم میری نافرمانی کرو اس کا جواب ان کی طرف سے یہ ہوا کہ۔

ف۱۲۵ ہم کسی طرح تمہاری بات نہ مانیں گے اور تمہاری دعوت قبول نہ کریں گے۔

ف۱۲۶ یعنی جن چیزوں کا آپ نے خوف دلایا یہ پہلوں کا دستور ہے، وہ بھی ایسی ہی باتیں کہا کرتے تھے۔ اس سے ان کی مراد یہ تھی۔ کہ ہم ان کی باتوں کا اعتبار نہیں کرتے انھیں جھوٹ جانتے ہیں یا آیت کے معنی یہ ہیں کہ یہ موت و حیات اور عمارتیں بنانا پہلوں کا طریقہ ہے۔

ف۱۲۷ دنیا میں نہ مرنے کے بعد اٹھنا نہ آخرت میں حساب۔

ف۱۲۸ یعنی ہود علیہ السلام کو۔

ف۱۲۹ ہوا کے عذاب سے۔

ف۱۳۰ یعنی دنیا کی۔

ف۱۳۱ کہ یہ نعمتیں کبھی زائل نہ ہوں اور کبھی عذاب نہ آئے کبھی موت نہ آئے آگے، ان نعمتوں کا بیان ہے

ف۱۳۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ فرہ بمعنی فخر و غرور ہے۔ معنی یہ ہوئے کہ اپنی صنعت پر غرور کرتے اتراتے۔

ف۱۳۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مسرفین سے مراد مشرکین ہیں، بعض مفسرین نے کہا کہ مسرفین سے مراد وہ نو شخص ہیں جنھوں نے ناقہ کو قتل کیا تھا۔

الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿۱۵۳﴾ مَآ

ہیں ف۱۳۴ اور بناؤ نہیں کرتے ف۱۳۵ بولے تم پر تو جادو ہوا ہے ف۱۳۶ تم تو

اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۖ فَاْتِ بِاٰيَةٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۵۴﴾ قَالَ

ہمیں جیسے آدمی ہو تو کوئی نشانی لاؤ ف۱۳۷ اگر سچے ہو ف۱۳۸ فرمایا

هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۱۵۵﴾ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ

یہ ناقہ ہے ایک دن اس کے پینے کی باری ف۱۳۹ ایک معین دن تمہاری باری اور اسے برائی

فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵۶﴾ فَعَقَرُوْهَا فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِيْنَ ﴿۱۵۷﴾

کے ساتھ نہ چھوؤ ف۱۴۰ کہ تمہیں بڑے دن کا عذاب آلے گا ف۱۴۱ اس پر انھوں نے اس کی کونچیں کاٹ دیں

فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۸﴾

ف۱۴۲ پھر صبح کو پچھتاتے رہ گئے ف۱۴۳ تو عذاب نے انھیں آلیا ف۱۴۴ بیشک اس میں ضرور نشانی ہے اور ان میں بہت

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۵۹﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ ۨ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۶۰﴾

مسلمان نہ تھے اور بیشک تمہارا رب ہی عزت والا مہربان ہے لوط کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ اِنِّىْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۶۲﴾

جبکہ ان سے ان کے ہم قوم لوط نے فرمایا کیا تم نہیں ڈرتے بیشک میں تمہارے لیے اللہ کا امانت دار

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۶۳﴾ وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا

رسول ہوں تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو اور میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا میرا اجر

عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۴﴾ اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۵﴾ وَتَذَرُوْنَ

تو اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب ہے کیا مخلوق میں مردوں سے بدفعلی کرتے ہو ف۱۴۵ اور چھوڑتے ہو وہ

مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ ﴿۱۶۶﴾ قَالُوْا

جو تمہارے لیے تمہارے رب نے جوڑیں بنائیں بلکہ تم حد سے بڑھنے والے ہو ف۱۴۶ بولے

لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ ﴿۱۶۷﴾ قَالَ اِنِّىْ لِعَمَلِكُمْ

اے لوط اگر تم باز نہ آئے ف۱۴۷ تو ضرور نکال دیئے جاؤ گے ف۱۴۸ فرمایا میں تمہارے کام سے

ف۱۳۴ کفر و ظلم اور معاصی کے ساتھ ف۱۳۵ ایمان لاکر اور عدل قائم کرکے اور اللہ کے مطیع ہوکر معنی یہ ہیں کہ ان کا فساد ٹھوس ہے، جس میں کسی طرح نیکی کا شائبہ بھی نہیں اور بعض مفسدین ایسے بھی ہوتے ہیں کہ کچھ فساد بھی کرتے ہیں کچھ نیکی بھی ان میں ہوتی ہے مگر یہ ایسے نہیں۔

ف۱۳۶ یعنی بار بار بکثرت جادو ہوا ہے جس کی وجہ سے عقل بجا نہیں رہی (معاذ اللہ)

ف۱۳۷ اپنی سچائی کی۔

ف۱۳۸ رسالت کے دعوی میں

ف۱۳۹ اس میں اس سے مزاحمت نہ کرو، یہ ایک اونٹنی تھی جو ان کے معجزہ طلب کرنے پر ان کے حسب خواہش بدعائے حضرت صالح علیہ السّلام پتھر سے نکلی تھی اس کا سینہ ساٹھ گز کا تھا جب اس کے پینے کا دن ہوتا تو وہ وہاں کا تمام پانی پی جاتی اور جب لوگوں کے پینے کا دن ہوتا اس دن نہ پیتی (مدارک)

ف۱۴۰ نہ اس کو مارو نہ اس کی کونچیں کاٹو۔

ف۱۴۱ نزول عذاب کی وجہ سے اس دن کو بڑا فرمایا گیا تاکہ معلوم ہو کہ وہ عذاب اس قدر عظیم اور سخت تھا کہ جس دن میں وہ واقع ہوا، اس کو اس کی وجہ سے بڑا فرمایا گیا۔

ف۱۴۲ کونچیں کاٹنے والے شخص کا نام قدار تھا اور وہ لوگ اس کے اس فعل سے راضی تھے اس لیے کونچیں کاٹنے کی نسبت ان سب کی طرف کی گئی۔

ف۱۴۳ کونچیں کاٹنے پر نزول عذاب کے خوف سے نہ کہ معصیت پر تاسّف نادم ہوئے ہوں، یا یہ بات کہ آثار عذاب دیکھ کر نادم ہوئے ایسے وقت کی ندامت نافع نہیں۔

ف۱۴۴ جس کی انھیں خبر دی گئی تھی تو ہلاک ہوگئے

ف۱۴۵ اس کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ کیا مخلوق میں ایسے قبیح اور ذلیل فعل کے لیے تمہیں رہ گئے ہو، جہان کے اور لوگ بھی تو ہیں انھیں دیکھ کر تمہیں شرمانا چاہیئے اور یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ حلال طیب کو چھوڑ کر حرام خبیث میں مبتلا ہوتے ہو

ف۱۴۶ انتہا درجہ کی خباثت ہے۔

ف۱۴۷ نصیحت کرنے اور اس فعل کو برا کہنے سے

ف۱۴۸ شہر سے اور تمہیں یہاں نہ رہنے دیا جائیگا۔

مِّنَ الْقَالِيْنَ ﴿۱۶۸﴾ رَبِّ نَجِّنِيْ وَاَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ

بیزار ہوں ف۱۴۹ اے میرے رب مجھے اور میرے گھر والوں کو انکے کام سے بچا ف۱۵۰ تو ہم نے اسے اور اس کے

اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۷۰﴾ اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿۱۷۱﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۱۷۲﴾ وَاَمْطَرْنَا

سب گھر والوں کو نجات بخشی ف۱۵۱ مگر ایک بڑھیا کہ پیچھے رہ گئی ف۱۵۲ پھر ہم نے دوسروں کو ہلاک کر دیا اور ہم نے ان

عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۱۷۳﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا

پر ایک برساؤ برسایا ف۱۵۳ تو کیا ہی بُرا برساؤ تھا ڈرائے گیوں کا۔ بیشک اس میں ضرور نشانی ہے اور ان

كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۴﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۷۵﴾ كَذَّبَ

میں بہت مسلمان نہ تھے اور بیشک تمہارا رب ہی عزت والا مہربان ہے بن والوں

اَصْحٰبُ لْـَٔيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۷۶﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾

نے رسولوں کو جھٹلایا ف۱۵۴ جب ان سے شعیب نے فرمایا کیا ڈرتے نہیں

اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۷۸﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۷۹﴾ وَمَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ

بیشک میں تمہارے لیے اللہ کا امانت دار رسول ہوں تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو اور میں اس پر تم سے کچھ اجرت

مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۰﴾ اَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا

نہیں مانگتا میرا اجر تو اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب ہے ف۱۵۵ ناپ پورا کرو اور گھٹانے

تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ﴿۱۸۲﴾ وَلَا

والوں میں نہ ہو ف۱۵۶ اور سیدھی ترازو سے تولو اور لوگوں

تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۱۸۳﴾

کی چیزیں کم کر کے نہ دو اور زمین میں فساد پھیلاتے نہ پھرو ف۱۵۷

وَاتَّقُوا الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۸۴﴾ قَالُوْۤا اِنَّمَاۤ اَنْتَ مِنَ

اور اس سے ڈرو جس نے تم کو پیدا کیا اور اگلی مخلوق کو بولے تم پر جادو ہوا

الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿۱۸۵﴾ وَمَاۤ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَاِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۱۸۶﴾

ہے تو تم نہیں مگر ہم جیسے آدمی ف۱۵۸ اور بیشک ہم تمہیں جھوٹا سمجھتے ہیں

ف۱۴۹ اور مجھے اس سے نہایت دشمنی ہے، پھر آپ نے بارگاہِ الٰہی میں دُعا کی۔

ف۱۵۰ ان کی شامت اعمال سے محفوظ رکھ۔

ف۱۵۱ یعنی آپ کی بیٹیوں کو اور ان تمام لوگوں کو جو آپ پر ایمان لائے۔

ف۱۵۲ جو آپ کی بی بی تھی اور وہ اپنی قوم کے فعل پر راضی تھی اور جو معصیت پر راضی ہو وہ عاصی کے حکم میں ہوتا ہے اسی لیے وہ بڑھیا گرفتارِ عذاب ہوئی اور اس نے نجات نہ پائی۔

ع ۹ ۱۶ ۱۳

ف۱۵۳ پتھروں کا یا گندھک اور آگ کا۔

ف۱۵۴ یہ بن مدین کے قریب تھا اس میں بہت درخت اور جھاڑیاں تھیں اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام کو ان کی طرف مبعوث فرمایا تھا جیسا کہ اہلِ مدین کی طرف مبعوث کیا تھا اور یہ لوگ حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کے نہ تھے۔

ف۱۵۵ ان تمام انبیاء علیہم السلام کی دعوت کا یہی عنوان رہا۔ کیونکہ وہ سب حضرات اللہ تعالیٰ کے خوف اور اس کی طاعت اور اخلاص فی العبادۃ کا حکم دیتے اور تبلیغ رسالت پر کوئی اجر نہیں لیتے تھے لہٰذا سب نے یہی فرمایا۔

ف۱۵۶ لوگوں کے حقوق کم نہ کرو ناپ اور تول میں۔

ف۱۵۷ رہزنی اور لوٹ مار کر کے اور کھیتیاں تباہ کر کے یہی ان لوگوں کی عادتیں تھیں، حضرت شعیب علیہ السلام نے انھیں ان سے منع فرمایا۔

ف۱۵۸ نبوت کا انکار کرنے والے انبیاء کی نسبت بالعموم یہی کہا کرتے تھے، جیسا کہ آج کل کے بعض فاسد العقیدہ کہتے ہیں۔

فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۸۷﴾

تو ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا دو اگر تم سچے ہو ف۱۵۹

قٰلَ رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ

فرمایا میرا رب خوب جانتا ہے جو تمہارے کوتک ہیں ف۱۶۰ تو انھوں نے اُسے جھٹلایا تو انہیں شامیانے

الظُّلَّةِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۸۹﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا

والے دن کے عذاب نے آلیا، بیشک وہ بڑے دن کا عذاب تھا ف۱۶۱ بیشک اس میں ضرور نشانی ہے

كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹۰﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۹۱﴾ وَ

اور ان میں بہت مسلمان نہ تھے اور بیشک تمہارا رب ہی عزت والا مہربان ہے اور

اِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؕ ﴿۱۹۲﴾ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ﴿۱۹۳﴾ عَلٰى

بیشک یہ قرآن رب العلمین کا اتارا ہوا ہے اُسے رُوح الامین لے کر اترا ف۱۶۲ تمہارے

قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿۱۹۴﴾ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ﴿۱۹۵﴾ وَاِنَّهٗ

دل پر ف۱۶۳ کہ تم ڈر سناؤ روشن عربی زبان میں اور بیشک

لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۹۶﴾ اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ

اس کا چرچا اگلی کتابوں میں ہے ف۱۶۴ اور کیا یہ ان کے لیے نشانی نہ تھی ف۱۶۵ کہ اس نبی کو جانتے ہیں نبی

اِسْرَآءِيْلَ ؕ ﴿۱۹۷﴾ وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ﴿۱۹۸﴾ فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِمْ

اسرائیل کے عالم ف۱۶۶ اور اگر ہم اسے کسی غیر عربی شخص پر اتارتے کہ وہ انھیں پڑھ سناتا جب

مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ؕ ﴿۱۹۹﴾ كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ؕ ﴿۲۰۰﴾

بھی اس پر ایمان نہ لاتے ف۱۶۷ ہم نے یونہی جھٹلانا پیرا دیا ہے مجرموں کے دلوں میں ف۱۶۸

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۲۰۱﴾ فَيَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّ

وہ اس پر ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ دیکھیں دردناک عذاب تو وہ اچانک ان پر آجائیگا

هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۰۲﴾ فَيَقُوْلُوْا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ﴿۲۰۳﴾ اَفَبِعَذَابِنَا

اور انھیں خبر نہ ہوگی تو کہیں گے کیا ہمیں کچھ مہلت ملے گی ف۱۶۹ تو کیا ہمارے عذاب

ف۱۵۹ نبوت کے دعوے میں ف۱۶۰ اور جس عذاب کے تم مستحق ہو وہ جو عذاب چاہے گا تم پر نازل فرمائے گا ف۱۶۱ جو کہ اس طرح ہوا کہ انھیں شدید گرمی پہنچی ہوا بند ہوئی اور سات روز گرمی کے عذاب میں گرفتار رہے۔ تہ خانوں میں جاتے وہاں اور زیادہ گرمی پاتے۔ اس کے بعد ایک ابر آیا، سب اس کے نیچے آکے جمع ہو گئے۔ اس سے آگ برسی اور سب جل گئے (اس واقعہ کا بیان سورۂ اعراف اور سورۂ ہود میں گزر چکا ہے) ف۱۶۲ روح الامین سے حضرت جبریل مراد ہیں جو وحی کے امین ہیں ف۱۶۳ تاکہ آپ اسے محفوظ رکھیں اور سمجھیں اور نہ بھولیں دل کی تخصیص اس لیے ہے کہ درحقیقت وہی مخاطب ہے اور تمیز و عقل و اختیار کا مقام بھی وہی ہے تمام اعضا اس کے مسخر و مطیع ہیں حدیث شریف میں ہے کہ دل کے درست ہونے سے تمام بدن درست ہو جاتا ہے اور اس کے خراب ہونے سے سب جسم خراب اور فرح اور سرور و رنج و غم کا مقام دل ہی ہے۔ جب دل کو خوشی ہوتی ہے تمام اعضا پر اس کا اثر پڑتا ہے تو وہ مثل رئیس کے ہے وہی موضع ہے عقل کا تو امیر مطلق ہوا اور تکلیف جو عقل و فہم کے ساتھ مشروط ہے اسی کی طرف راجع ہوئی۔

ف۱۶۴ اِنَّهٗ کی ضمیر کا مرجع اگر قرآن ہو تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ اس کا ذکر تمام کتب سماویہ میں ہے اور اگر سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ضمیر راجع ہو تو معنی یہ ہوں گے کہ اگلی کتابوں میں آپ کی نعت و صفت مذکور ہے۔

ف۱۶۵ سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقِ نبوّت و رسالت پر۔

ف۱۶۶ اپنی کتابوں سے اور لوگوں کو خبریں دیتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا کہ اہلِ مکّہ نے یہودِ مدینہ کے پاس اپنے معتمدین کو یہ دریافت کرنے بھیجا کہ کیا نبی آخر الزماں سیّدِ کائنات محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت ان کی کتابوں میں کوئی خبر ہے اس کا جواب علمائے یہود نے یہ دیا کہ ہمیں ان کا زمانہ ہے اور ان کی نعت و صفت توریت میں موجود ہے علمائے یہود میں سے حضرت عبداللہ بن سلام اور ابن یامین اور ثعلبہ اور اسد اور اسید یہ حضرات جنہوں نے توریت میں حضور کے اوصاف پڑھے تھے حضور پر ایمان لائے۔

ف۱۶۷ معنی یہ ہیں کہ ہم نے یہ قرآن کریم ایک فصیح و بلیغ عربی نبی پر اتارا، جس کی فصاحت اہلِ عرب کو مسلم ہے اور وہ جانتے ہیں کہ قرآن کریم معجز ہے اور اس کی مثال ایک سورت بنانے سے بھی تمام دُنیا عاجز ہے علاوہ بریں علمائے اہلِ کتاب کا اتفاق ہے کہ اس کے نزول سے قبل اس کے نازل ہونے کی بشارت اور اس نبی کی صفت ان کی کتابوں میں انھیں مل چکی ہے اس سے قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ یہ نبی اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں اور یہ کتاب اس کی نازل فرمائی ہوئی ہے اور کفار جو طرح طرح کی بیہودہ باتیں اس کتاب کے متعلق کہتے ہیں سب باطل ہیں اور خود کفار بھی متحیر ہیں کہ اس کے خلاف کیا بات کہیں۔ اس لیے کبھی اس کو پہلوں کی داستانیں کہتے ہیں، کبھی شعر کبھی سحر اور کبھی یہ کہ معاذ اللہ اس کو خود سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنا لیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف اس کی غلط نسبت کر دی ہے۔ اس طرح کے بیہودہ اعتراض معاند ہر حال میں کر سکتا ہے حتی کہ اگر بالفرض یہ قرآن کسی غیر عربی شخص پر نازل کیا جاتا جو عربی کی مہارت نہ رکھتا اور باوجود اس کے وہ ایسا معجز قرآن پڑھ کر سناتا جب بھی یہ لوگ اسی طرح کفر کرتے جس طرح انھوں نے اب کفر و انکار کیا کیونکہ ان کے کفر و انکار کا باعث عناد ہے ف۱۶۸ یعنی ان کافروں کے جن کا کفر اختیار کرنا اور اس پر مصر رہنا ہمارے

يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۲۰۴﴾ اَفَرَءَيْتَ اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِيْنَ ﴿۲۰۵﴾ ثُمَّ جَآءَهُمْ مَّا كَانُوْا

کی جلدی کرتے ہیں بھلا دیکھو تو اگر کچھ برس ہم انھیں برتنے دیں ف۱۷۰ پھر آئے ان پر جس کا وہ وعدہ

يُوْعَدُوْنَ ﴿۲۰۶﴾ مَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ ﴿۲۰۷﴾ وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ

دیئے جاتے ہیں ف۱۷۱ تو کیا کام آئیگا ان کے وہ جو برتتے تھے ف۱۷۲ اور ہم نے کوئی بستی ہلاک

قَرْيَةٍ اِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ ﴿۲۰۸﴾ ذِكْرٰى ۛ وَمَا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۲۰۹﴾ وَمَا تَنَزَّلَتْ

نہ کی جسے ڈر سنانے والے نہ ہوں نصیحت کے لیے اور ہم ظلم نہیں کرتے ف۱۷۳ اور اس قرآن کو

بِهِ الشَّيٰطِيْنُ ﴿۲۱۰﴾ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۲۱۱﴾ اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ

لے کر شیطان نہ اترے ف۱۷۴ اور وہ اس قابل نہیں ف۱۷۵ اور نہ وہ ایسا کر سکتے ہیں ف۱۷۶ وہ تو سننے کی جگہ سے

لَمَعْزُوْلُوْنَ ﴿۲۱۲﴾ فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ﴿۲۱۳﴾

دور کر دیے گئے ہیں ف۱۷۷ تو تو اللہ کے سوا دوسرا خدا نہ پوج کہ تجھ پر عذاب ہو گا

وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ﴿۲۱۴﴾ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ

اور اے محبوب اپنے قریب تر رشتے داروں کو ڈراؤ ف۱۷۸ اور اپنی رحمت کا بازو بچھاؤ ف۱۷۹ اپنے پیرو مسلمانوں

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۱۵﴾ فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۱۶﴾

کے لیے ف۱۸۰ تو اگر وہ تمہارا حکم نہ مانیں تو فرما دو میں تمہارے کاموں سے بے علاقہ ہوں

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿۲۱۷﴾ الَّذِيْ يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿۲۱۸﴾ وَ

اور اس پر بھروسا کرو جو عزت والا مہربان ہے ف۱۸۱ جو تمہیں دیکھتا ہے جب تم کھڑے ہوتے ہو ف۱۸۲ اور

تَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ ﴿۲۱۹﴾ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۲۲۰﴾ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ

نمازیوں میں تمہارے دورے کو ف۱۸۳ بیشک وہی سنتا جانتا ہے ف۱۸۴ کیا میں تمہیں بتا دوں کہ

عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ﴿۲۲۱﴾ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ﴿۲۲۲﴾ يُّلْقُوْنَ

کس پر اترتے ہیں شیطان اترتے ہیں ہر بڑے بہتان والے گناہگار پر ف۱۸۵ شیطان

السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ﴿۲۲۳﴾ وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ﴿۲۲۴﴾ اَلَمْ تَرَ

اپنی سنی ہوئی ف۱۸۶ ان پر ڈالتے ہیں اور ان میں اکثر جھوٹے ہیں ف۱۸۷ اور شاعروں کی پیروی گمراہ کرتے ہیں ف۱۸۸ کیا تم نے نہ

علم میں ہے تو ان کے لیے ہدایت کا کوئی بھی طریقہ اختیار کیا جائے کسی حال میں وہ کفر سے پلٹنے والے نہیں ف۱۶۹ تاکہ ہم ایمان لائیں اور تصدیق کریں۔ لیکن اس وقت مہلت نہ ملے گی، جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کفار کو عذاب کی خبر دی تو براہ تمسخر و استہزاء کہنے لگے۔ کہ یہ عذاب کب آئے گا۔ اس پر اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ف۱۷۰ اور فوراً ہلاک نہ کر دیں ف۱۷۱ یعنی عذاب الٰہی ف۱۷۲ یعنی دنیا کی زندگانی اور اس کا عیش خواہ طویل بھی ہو۔ لیکن نہ وہ عذاب کو دفع کر سکے گا نہ اس کی شدت کم کر سکے گا ف۱۷۳ پہلے حجت قائم کر دیتے ہیں۔ ڈر سنانے والوں کو بھیج دیتے ہیں اس کے بعد بھی جو لوگ راہ پر نہیں آتے اور حق کو قبول نہیں کرتے ان پر عذاب کرتے ہیں۔

ف۱۷۴ اس میں کفار کا رد ہے جو کہتے تھے کہ جس طرح شیاطین کاہنوں کے پاس آسمانی خبریں لاتے ہیں اسی طرح معاذ اللہ حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس قرآن لاتے ہیں اس آیت میں ان کے اس خیال کو باطل کر دیا کہ یہ غلط ہے۔

ف۱۷۵ کہ قرآن لائیں۔

ف۱۷۶ کیونکہ یہ ان کے مقدور سے باہر ہے۔

ف۱۷۷ یعنی انبیا علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کی طرف جو وحی ہوتی ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ کر دیا جب تک کہ فرشتہ اس کو بارگاہِ رسالت میں پہنچاتے اس سے پہلے شیاطین اس کو نہیں سن سکتے اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے فرماتا ہے۔

ف۱۷۸ حضور کے قریب کے رشتہ دار بنی ہاشم اور بنی مطلب ہیں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں اعلان کے ساتھ انذار فرمایا اور خدا کا خوف دلایا، جیسا کہ احادیثِ صحیحہ میں وارد ہے۔

ف۱۷۹ یعنی لطف و کرم فرماؤ۔

ف۱۸۰ جو صدق و اخلاص سے آپ پر ایمان لائیں خواہ وہ آپ سے قرابت رکھتے ہوں یا نہ رکھتے ہوں۔

ف۱۸۱ یعنی اللہ تعالیٰ تم اپنے تمام کام اس کو تفویض کرو

ف۱۸۲ نماز کے لیے یا دعا کے لیے یا ہر اس مقام پر جہاں تم ہو

ف۱۸۳ جب تم اپنے تہجد پڑھنے والے اصحاب کے احوال ملاحظہ فرمانے کے لیے نیند شب کو دورہ کرتے ہو بعض مفسرین نے کہا معنیٰ یہ ہیں کہ جب تم امام ہو کر نماز پڑھاتے ہو اور قیام و رکوع و سجود و قعود میں گزرتے ہو۔ بعض مفسرین نے کہا معنیٰ یہ ہیں کہ وہ آپ کی گردش چشم کو دیکھتا ہے، نمازوں میں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پس و پیش یکساں ملاحظہ فرماتے تھے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے، بخدا مجھ پر تمہارا خشوع و رکوع مخفی نہیں ہیں تمہیں اپنے پس پشت دیکھتا ہوں بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس آیت میں ساجدین سے مومنین مراد ہیں اور معنیٰ یہ ہیں کہ زمانہ حضرت آدم و حوا علیہما السلام سے لیکر حضرت عبد اللہ و آمنہ خاتون تک مومنین کی اصلاب و ارحام میں آپ کے دورے کو ملاحظہ فرماتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ آپ کے تمام اصول آبا و اجداد حضرت آدم علیہ السلام تک سب کے سب مومن ہیں (مدارک و جمل وغیرہ)

ف۱۸۴ تمہارے قول و عمل اور تمہاری نیت کو اس کے بعد اللہ تعالیٰ ان مشرکوں کے جواب میں جو کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر شیطان اترتے ہیں یہ ارشاد فرماتا ہے

ف۱۸۵ مثل مسیلمہ وغیرہ کاہنوں کے

ف۱۸۶ جو انھوں نے ملائکہ سے سنی ہوتی ہے

ف۱۸۷ کیونکہ وہ فرشتوں سے سنی ہوئی باتوں میں اپنی طرف سے بہت جھوٹ ملا دیتے ہیں حدیث شریف میں ہے کہ ایک بات سنتے ہیں تو سو جھوٹ اس کے ساتھ ملاتے ہیں اور یہ بھی اس وقت تک تھا۔ جب تک وہ آسمان پر پہنچنے سے روکے نہ گئے تھے

ف۱۸۸ ان کے اشعار میں کہ ان کو پڑھتے ہیں، رواج دیتے

أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ ﴿۲۲۵﴾ وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ ﴿۲۲۶﴾ إِلَّا

دیکھا کہ وہ ہر نالے میں سرگرداں پھرتے ہیں ف۱۸۹ اور وہ کہتے ہیں جو نہیں کرتے ف۱۹۰ مگر وہ

الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا وَانْتَصَرُوا مِنْ

جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ف۱۹۱ اور بکثرت اللہ کی یاد کی ف۱۹۲ اور بدلہ لیا ف۱۹۳

بَعْدِ مَا ظُلِمُوا ۗ وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ ﴿۲۲۷﴾ ع ۱۱ ۱۵

بعد اس کے کہ اُن پر ظلم ہوا ف۱۹۴ اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم ف۱۹۵ کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے ف۱۹۶

سُورَةُ النَّمْلِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَلَاثٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ تِسْعُ آيَاتٍ وَسَبْعُ رُكُوعَاتٍ

سورۂ نمل مکیہ ہے اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا اور ترانوے آیتیں اور سات رکوع ہیں

طٰسٓ ۚ تِلْكَ آيَاتُ الْقُرْآنِ وَكِتَابٍ مُبِينٍ ﴿۱﴾ هُدًى وَبُشْرَىٰ

یہ آیتیں ہیں قرآن اور روشن کتاب کی ف۲ ہدایت اور خوشخبری

لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿۲﴾ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ

ایمان والوں کو وہ جو نماز برپا رکھتے ہیں ف۳ اور زکوٰۃ دیتے ہیں ف۴ اور وہ

بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ﴿۳﴾ إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ

آخرت پر یقین رکھتے ہیں وہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ہم نے ان کے کوتک ان

أَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُونَ ﴿۴﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَهُمْ سُوءُ الْعَذَابِ وَهُمْ

کی نگاہ میں بھلے کر دکھائے ہیں ف۵ تو وہ بھٹک رہے ہیں یہ وہ ہیں جن کے لیے بُرا عذاب ہے ف۶ اور

فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ ﴿۵﴾ وَإِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْآنَ مِنْ لَدُنْ

یہی آخرت میں سب سے بڑھ کر نقصان میں ف۷ اور بے شک تم قرآن سکھائے جاتے ہو حکمت والے

حَكِيمٍ عَلِيمٍ ﴿۶﴾ إِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِأَهْلِهِ إِنِّي آنَسْتُ نَارًا سَآتِيكُمْ مِنْهَا

علم والے کی طرف سے ف۸ جبکہ موسیٰ نے اپنی گھر والی سے کہا ف۹ مجھے ایک آگ نظر پڑی ہے عنقریب

بِخَبَرٍ أَوْ آتِيكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ ﴿۷﴾ فَلَمَّا جَاءَهَا

میں تمہارے پاس اس کی کوئی خبر لاتا ہوں یا اس میں سے کوئی چمکتی چنگاری لاؤں گا کہ تم تاپو ف۱۰ پھر جب آگ

ہیں باوجودیکہ وہ اشعارِ کذب و باطل ہوتے ہیں **شانِ نزول** یہ آیت شعراء کفار کے حق میں نازل ہوئی جو سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجو میں شعر کہتے تھے اور کہتے تھے کہ جیسا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہتے ہیں، ایسا ہم بھی کہہ لیتے ہیں اور ان کی قوم کے گمراہ لوگ ان سے ان اشعار کو نقل کرتے تھے ان لوگوں کی آیت میں مذمت فرمائی گئی ف۱۸۹ اور ہر طرح کی جھوٹی باتیں بناتے ہیں اور ہر لغو و باطل میں سخن آرائی کرتے ہیں، جھوٹی مدح کرتے ہیں جھوٹی ہجو کرتے ہیں ف۱۹۰ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ اگر کسی کا جسم پیپ سے بھر جائے تو یہ اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ شعر سے پُر ہو مسلمان شعراء جو اس طریقہ سے اجتناب کرتے ہیں اس حکم سے مستثنیٰ کیے گئے۔

ف۱۹۱ اس میں شعراءِ اسلام کا استثنا فرمایا گیا۔ وہ حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کی حمد لکھتے ہیں اسلام کی مدح لکھتے ہیں پند و نصائح لکھتے ہیں اس پر اجر و ثواب پاتے ہیں۔ بخاری شریف میں ہے کہ مسجد نبوی میں حضرت حسّان کے لیے منبر بچھایا جاتا تھا وہ اس پر کھڑے ہو کر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مفاخر پڑھتے تھے اور کفار کی بدگوئیوں کا جواب دیتے تھے اور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے حق میں دعا فرماتے جاتے تھے۔ بخاری کی حدیث میں ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بعض شعر حکمت ہوتے ہیں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس مبارک میں اکثر شعر پڑھے جاتے تھے، جیسا کہ ترمذی میں جابر بن سمرہ سے مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ شعر کلام ہے بعض اچھا ہوتا ہے بعض بُرا اچھے کو لو بُرے کو چھوڑ دو شعبی نے کہا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ شعر کہتے تھے حضرت علیؓ ان سب سے زیادہ شعر فرمانے والے تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

ف۱۹۲ اور شعر ان کے لیے ذکرِ الٰہی سے غفلت کا سبب نہ ہو سکا بلکہ ان لوگوں نے جب شعر کہا بھی تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور اس کی توحید اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت اور اصحاب کرام و صلحاءِ اُمت کی مدح اور حکمت و موعظت اور زہد و ادب میں۔

ف۱۹۳ کفار سے ان کے ہجو کا۔

ف۱۹۴ کفار کی طرف سے کہ انھوں نے مسلمانوں کی اور ان کے پیشواؤں کی ہجو کی، ان حضرات نے اس کو دفع کیا اور اس کے جواب دیئے یہ مذموم نہیں ہیں بلکہ مستحق اجر و ثواب ہیں حدیث شریف میں ہے کہ مؤمن اپنی تلوار سے بھی جہاد کرتا ہے اور اپنی زبان سے بھی یہ ان حضرات کا جہاد ہے

ف۱۹۵ یعنی مشرکین جنہوں نے سید الطاہرین افضل الخلق الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجو کی

ف۱۹۶ موت کے بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جہنم کی طرف اور وہ برا ہی ٹھکانا ہے۔

ف۱ سورۂ نمل مکیہ ہے اس میں سات رکوع اور ترانوے آیتیں اور ایک ہزار تین سو سترہ کلمے اور چار ہزار سات سو ستانوے حرف ہیں ف۲ جو حق و باطل میں امتیاز کرتی ہے اور جس میں علوم و حکم ودیعت رکھے گئے ہیں ف۳ اور اس پر مداومت کرتے ہیں اور اس کے شرائط و آداب و جملہ حقوق کی حفاظت کرتے ہیں ف۴ خوش دلی سے ف۵ کہ وہ اپنی برائیوں کو شہوات کے سبب سے بھلائی جانتے ہیں ف۶ دُنیا میں قتل اور گرفتاری ف۷ کہ ان کا انجام دائمی عذاب ہے اس کے بعد سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطاب ہوتا ہے ف۸ اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ایک واقعہ بیان فرمایا جاتا ہے جو دقائق علم و لطائف حکمت پر مشتمل ہے ف۹ مدین سے مصر کو سفر کرتے ہوئے تاریک رات میں جب برف باری سے نہایت سردی ہو رہی تھی اور راستہ گم ہو گیا تھا اور بی بی صاحبہ کو دردِ زہ شروع ہو گیا تھا ف۱۰ اور سردی کی تکلیف سے امن پاؤ۔

نُوْدِیَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِی النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ
کے پاس آیا ندا کی گئی کہ برکت دیا گیا وہ جو اس آگ کی جلوہ گاہ میں ہے یعنی موسیٰ اور جو اس کے آس پاس ہیں یعنی
الْعٰلَمِیْنَ ۝۸ یٰمُوْسٰۤی اِنَّهٗۤ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝۹ وَاَلْقِ عَصَاكَ ؕ
فرشتے والا اور پاکی ہے اللہ کو جو رب ہے سارے جہان کا۔ اے موسیٰ بات یہ ہے کہ میں ہی ہوں اللہ عزت والا حکمت والا

فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰی مُدْبِرًا وَّلَمْ یُعَقِّبْ ؕ یٰمُوْسٰی لَا
اور اپنا عصا ڈال دے ف۱۲ پھر موسیٰ نے اسے دیکھا لہراتا ہوا گویا سانپ ہے پیٹھ پھیر کر چلا اور مڑ کر نہ دیکھا ہم نے فرمایا
تَخَفْ ۫ اِنِّیْ لَا یَخَافُ لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ ۝۱۰ اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ
اے موسیٰ ڈر نہیں، بیشک میرے حضور رسولوں کو خوف نہیں ہوتا ف۱۳ ہاں جو کوئی زیادتی کرے ف۱۴ پھر برائی
حُسْنًۢا بَعْدَ سُوْٓءٍ فَاِنِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝۱۱ وَاَدْخِلْ یَدَكَ فِیْ جَیْبِكَ
کے بعد بھلائی سے بدلے تو بیشک میں بخشنے والا مہربان ہوں ف۱۵ اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈال
تَخْرُجْ بَیْضَآءَ مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ ۫ فِیْ تِسْعِ اٰیٰتٍ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ ؕ
نکلے گا سفید چمکتا بے عیب ف۱۶ نو نشانیوں میں ف۱۷ فرعون اور اس کی قوم کی طرف
اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ۝۱۲ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰیٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا
بیشک وہ بے حکم لوگ ہیں پھر جب ہماری نشانیاں آنکھیں کھولتی ان کے پاس آئیں ف۱۸

سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ۝۱۳ وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَیْقَنَتْهَاۤ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا ؕ
بولے یہ تو صریح جادو ہے اور ان کے منکر ہوئے اور ان کے دلوں میں ان کا یقین تھا ف۱۹ ظلم اور تکبر سے
فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِیْنَ ۝۱۴ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ
تو دیکھو کیسا انجام ہوا فسادیوں کا ف۲۰ اور بیشک ہم نے داؤد اور سلیمان کو
عِلْمًا ۚ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ فَضَّلَنَا عَلٰی كَثِیْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ
بڑا علم عطا فرمایا ف۲۱ اور دونوں نے کہا سب خوبیاں اللہ کو، جس نے ہمیں اپنے بہت سے ایمان والے
الْمُؤْمِنِیْنَ ۝۱۵ وَوَرِثَ سُلَیْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا
بندوں پر فضیلت بخشی ف۲۲ اور سلیمان اور داؤد کا جانشین ہوا ف۲۳ اور کہا اے لوگو ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی

ف۱۱ یہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحیت ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکت کے ساتھ۔

ف۱۲ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بحکم الٰہی عصا ڈال دیا اور وہ سانپ ہو گیا۔

ف۱۳ نہ سانپ کا نہ کسی اور چیز کا یعنی جب میں انھیں امن دوں تو پھر کیا اندیشہ۔

ف۱۴ اس کو ڈر ہو گا اور وہ بھی جب توبہ کرے۔

ف۱۵ توبہ قبول فرماتا ہوں اور بخش دیتا ہوں اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کو دوسری نشانی دکھائی گئی اور فرمایا گیا۔

ف۱۶ یہ نشانی ہے ان۔

ف۱۷ جن کے ساتھ رسول بنا کر بھیجے گئے ہو۔

ف۱۸ یعنی انھیں معجزے دکھائے گئے۔

ف۱۹ اور وہ جانتے تھے کہ بیشک یہ نشانیاں اللہ کی طرف سے ہیں لیکن باوجود اس کے اپنی زبانوں سے انکار کرتے رہے۔

ف۲۰ کہ غرق کر کے ہلاک کیے گئے۔

ف۲۱ یعنی علم قضا و سیاست اور حضرت داؤد کو پہاڑوں اور پرندوں کی تسبیح کا علم دیا اور حضرت سلیمان کو چوپایوں اور پرندوں کی بولی کا (خازن)

ع ۱۴/۱۶ ف۲۲ نبوت و ملک عطا فرما کر اور جن و انس اور شیاطین کو مسخر کر کے۔

ف۲۳ نبوت و علم و ملک میں۔

مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ؕ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ

گئی اور ہر چیز میں سے ہم کو عطا ہوا ف۲۴ بیشک یہی ظاہر فضل ہے

الْمُبِيْنُ ﴿۱۶﴾ وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ

ف۲۵ اور جمع کیے گئے سلیمان کے لیے اس کے لشکر جنوں اور آدمیوں اور پرندوں سے

فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰۤاَيُّهَا

تو وہ روکے جاتے تھے ف۲۶ یہاں تک کہ جب چیونٹیوں کے نالے پر آئے ف۲۷ ایک چیونٹی بولی ف۲۸ اے

النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ ۙ وَهُمْ لَا

چیونٹیو اپنے گھروں میں چلی جاؤ تمہیں کچل نہ ڈالیں سلیمان اور ان کے لشکر بے خبری

يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْۤ اَنْ

میں ف۲۹ تو اس کی بات سے مسکرا کر ہنسا ف۳۰ اور عرض کی اے میرے رب مجھے توفیق

اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْۤ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا

دے کہ میں شکر کروں تیرے احسان کا جو تو نے ف۳۱ مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کیے اور یہ کہ میں وہ بھلا

تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۹﴾ وَتَفَقَّدَ

کام کروں جو تجھے پسند آئے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے ان بندوں میں شامل کر جو تیرے قرب خاص کے سزاوار

الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَاۤ اَرَى الْهُدْهُدَ ۖ اَمْ كَانَ مِنَ الْغَآئِبِيْنَ ﴿۲۰﴾

ہیں ف۳۲ اور پرندوں کا جائزہ لیا تو بولا مجھے کیا ہوا کہ میں ہُدہُد کو نہیں دیکھتا یا وہ واقعی حاضر نہیں

لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا اَوْ لَاَاْذْبَحَنَّهٗۤ اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۱﴾

ضرور میں اُسے سخت عذاب کروں گا ف۳۳ یا ذبح کر دوں گا یا کوئی روشن سند میرے پاس لائے ف۳۴

فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَجِئْتُكَ مِنْ

تو ہُدہُد کچھ زیادہ نہ ٹھہرا اور آکر ف۳۵ عرض کی کہ میں وہ بات دیکھ آیا ہوں جو حضور نے نہ دیکھی اور میں

سَبَاٍ بِنَبَاٍ يَّقِيْنٍ ﴿۲۲﴾ اِنِّيْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ

شہر سبا سے حضور کے پاس ایک یقینی خبر لایا ہوں میں نے ایک عورت دیکھی ف۳۶ کہ ان پر بادشاہی کر رہی ہے اور اسے

ف۲۴ یعنی بکثرت نعمتیں دنیا و آخرت کی ہم کو عطا فرمائی گئیں ف۲۵ مروی ہے کہ حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کو اللہ تعالیٰ نے مشارق و مغارب ارض کا ملک عطا فرمایا چالیس سال آپ اس کے مالک رہے پھر تمام دنیا کی مملکت عطا فرمائی جن و انسان شیطان پرندے چوپائے درندے سب پر آپ کی حکومت تھی اور ہر ایک شے کی زبان آپ کو عطا فرمائی اور عجیب و غریب صنعتیں آپ کے زمانہ میں بروئے کار آئیں۔

ف۲۶ آگے بڑھنے سے تاکہ سب مجتمع ہو جائیں پھر چلائے جاتے تھے۔

ف۲۷ یعنی طائف و شام میں اس وادی پر گزرے جہاں چیونٹیاں بکثرت تھیں۔

ف۲۸ جو چیونٹیوں کی ملکہ تھی وہ لنگڑی تھی (لطیفہ) جب حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفہ میں داخل ہوئے اور وہاں کی خلق آپ کی گرویدہ ہوئی تو آپ نے لوگوں سے کہا جو چاہو دریافت کرو حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت نوجوان تھے آپ نے دریافت فرمایا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی چیونٹی مادہ تھی یا نر حضرت قتادہ ساکت ہو گئے تو امام صاحب نے فرمایا کہ وہ مادہ تھی آپ سے دریافت کیا گیا کہ یہ آپ کو کس طرح معلوم ہوا آپ نے فرمایا قرآن کریم میں ارشاد ہوا قَالَتْ نَمْلَةٌ اگر نر ہوتی تو قرآن شریف میں قَالَ نَمْلٌ وارد ہوتا سبحان اللہ اس سے حضرت امام کی شانِ علم معلوم ہوتی ہے، غرض جب اس چیونٹی کی ملکہ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے لشکر کو دیکھا تو کہنے لگی۔

ف۲۹ یہ اس نے اس لیے کہا کہ وہ جانتی تھی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نبی ہیں صاحب عدل ہیں جبر اور زیادتی آپ کی شان نہیں ہے اس لیے اگر آپ کے لشکر سے چیونٹیاں کچل جائیں گی تو بے خبری ہی میں کچل جائیں گی کہ وہ گزرتے ہوں اور اس طرف التفات نہ کریں۔ چیونٹی کی یہ بات حضرت سلیمان علیہ السلام نے تین میل سے سن لی اور ہوا ہر شخص کا کلام آپ کے سمع مبارک تک پہنچاتی تھی۔ جب آپ چیونٹیوں کی وادی پر پہنچے تو آپ نے اپنے لشکروں کو ٹھہرنے کا حکم دیا، یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنے گھروں میں داخل ہو گئیں سیر حضرت سلیمان علیہ السلام کی اگرچہ ہوا پر تھی مگر بعید نہیں ہے کہ یہ مقام آپ کا جائے نزول ہو۔

ف۳۰ انبیاء کا ہنسنا تبسم ہی ہوتا ہے۔ جیسا کہ احادیث میں وارد ہوا ہے وہ حضرات قہقہہ مار کر نہیں ہنستے ف۳۱ نبوت و ملک و علم عطا فرما کر ف۳۲ حضرات انبیاء و اولیاء ف۳۳ اس کے پر اکھاڑ کر یا اس کو اس کے پیاروں سے جدا کر کے یا اس کو اس کے اقران کا خادم بنا کر یا اس کو غیر جانوروں کے ساتھ قید کر کے اور ہُدہُد کو حسب مصلحت عذاب کرنا آپ کے لیے حلال تھا اور جب پرند آپ کے لیے مسخر کیے گئے تھے تو تادیب سیاست مقتضائے تسخیر ہے ف۳۴ جس سے اس کی معذوری ظاہر ہو ف۳۵ نہایت عجز و انکسار اور ادب و تواضع کے ساتھ معافی چاہ کر ف۳۶ جس کا نام بلقیس ہے۔

شَیْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِیْمٌ ﴿۲۳﴾ وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا یَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ

ہر چیز میں سے ملا ہے ف۳۷ اور اس کا بڑا تخت ہے ف۳۸ میں نے اسے اور اس کی قوم کو پایا کہ اللہ کو

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَزَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِیْلِ

چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے ہیں ف۳۹ اور شیطان نے ان کے اعمال ان کی نگاہ میں سنوار کر ان کو سیدھی راہ سے روک

فَهُمْ لَا یَهْتَدُوْنَ ﴿۲۴﴾ اَلَّا یَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ یُخْرِجُ الْخَبْءَ فِی السَّمٰوٰتِ

دیا ف۴۰ تو وہ راہ نہیں پاتے کیوں نہیں سجدہ کرتے اللہ کو جو نکالتا ہے آسمانوں اور زمین کی چھپی چیزیں

وَالْاَرْضِ وَیَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿۲۵﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ

ف۴۱ اور جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے اور ظاہر کرتے ہو ف۴۲ اللہ ہے کہ اس کے سوا کوئی سچا معبود

الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ﴿۲۶﴾ السجدۃ قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ﴿۲۷﴾

نہیں وہ بڑے عرش کا مالک ہے سلیمان نے فرمایا اب ہم دیکھیں گے کہ تو نے سچ کہا یا تو جھوٹوں میں ہے ف۴۳

اِذْهَبْ بِّكِتٰبِیْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَیْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا

میرا یہ فرمان لے جا کر ان پر ڈال پھر ان سے الگ ہٹ کر دیکھ کہ وہ کیا جواب دیتے

یَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾ قَالَتْ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّیْۤ اُلْقِیَ اِلَیَّ كِتٰبٌ كَرِیْمٌ ﴿۲۹﴾ اِنَّهٗ

ہیں ف۴۴ وہ عورت بولی اے سردارو بیشک میری طرف ایک عزت والا خط ڈالا گیا ف۴۵ بیشک

مِنْ سُلَیْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿۳۰﴾ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَیَّ

وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور بیشک وہ اللہ کے نام سے ہے جو نہایت مہربان رحم والا یہ کہ مجھ پر بلندی

وَاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ ﴿۳۱﴾ قَالَتْ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِیْ فِیْۤ اَمْرِیْ ۚ مَا كُنْتُ

نہ چاہو ف۴۶ اور گردن رکھتے میرے حضور حاضر ہو ف۴۷ بولی اے سردارو میرے اس معاملہ میں مجھے رائے دو میں کسی معاملہ

قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ﴿۳۲﴾ قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّاُولُوْا بَاْسٍ

میں کوئی قطعی فیصلہ نہیں کرتی جب تک تم میرے پاس حاضر نہ ہو وہ بولے ہم زور والے اور بڑی سخت لڑائی

شَدِیْدٍ ۙ وَّالْاَمْرُ اِلَیْكِ فَانْظُرِیْ مَاذَا تَاْمُرِیْنَ ﴿۳۳﴾ قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا

والے ہیں ف۴۸ اور اختیار تیرا ہے تو نظر کر کہ کیا حکم دیتی ہے ف۴۹ بولی بیشک بادشاہ جب

ف۳۷ جو بادشاہوں کے لیے شایان ہوتا ہے ف۳۸ جس کا طول اسی گز عرض چالیس گز سونے اور چاندی کا جواہرات کے ساتھ مرصع ف۳۹ کیونکہ وہ لوگ آفتاب پرست مجوسی تھے ف۴۰ سیدھی راہ سے مراد طریق حق و دین اسلام ہے ف۴۱ آسمان کی چھپی چیزوں سے مینہ اور زمین کی چھپی چیزوں سے نباتات مراد ہیں ف۴۲ اس میں آفتاب پرستوں بلکہ تمام باطل پرستوں کا رد ہے جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو بھی پوجیں مقصود یہ ہے کہ عبادت کا مستحق صرف وہی ہے جو کائنات ارضی و سماوی پر قدرت رکھتا ہو اور جمیع معلومات کا عالم ہو جو ایسا نہیں وہ کسی طرح مستحق عبادت نہیں۔

ف۴۳ پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک مکتوب لکھا جس کا مضمون یہ تھا کہ "از جانب بندۂ خدا سلیمان بن داؤد بسوئے بلقیس ملکۂ شہر سبا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اس پر سلام جو ہدایت قبول کرے اس کے بعد مدعا یہ کہ تم مجھ پر بلندی نہ چاہو اور میرے حضور مطیع ہو کر حاضر ہو اس پر آپ نے اپنی مہر لگائی اور ہدہد سے فرمایا۔

ف۴۴ چنانچہ ہدہد وہ مکتوب گرامی لے کر بلقیس کے پاس پہنچا اس وقت بلقیس کے گرد اس کے اعیان و وزرا کا مجمع تھا ہدہد نے وہ مکتوب بلقیس کی گود میں ڈال دیا۔ اور وہ اس کو دیکھ کر خوف سے لرز گئی اور پھر اس پر مہر دیکھ کر۔

ف۴۵ اس نے اس خط کو عزت والا یا اس لیے کہا کہ اس پر مہر لگی ہوئی تھی۔ اس سے اس نے جانا کہ کتاب کو بھیجنے والا جلیل المنزلت بادشاہ ہے یا اس لیے کہ اس مکتوب کی ابتداء اللہ تعالیٰ کے نام پاک سے تھی پھر اس نے بتایا کہ وہ مکتوب کس کی طرف سے آیا ہے چنانچہ کہا ف۴۶ یعنی میری تعمیل ارشاد کرو اور تکبر نہ کرو جیسا کہ بعض بادشاہ کیا کرتے ہیں۔

ع ۲ ۱۷ ۱۷ ف۴۷ فرماں بردارانہ شان سے۔ مکتوب کا یہ مضمون سنا کر بلقیس اپنی اعیان دولت کی طرف متوجہ ہوئی

ف۴۸ اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ اگر تیری رائے جنگ کی ہو تو ہم لوگ اس کے لیے تیار ہیں بہادر اور شجاع ہیں۔ صاحب قوت و توانائی ہیں۔ کثیر فوجیں رکھتے ہیں جنگ آزما ہیں۔

ف۴۹ اے ملکہ ہم تیری اطاعت کریں گے تیرے حکم کے منتظر ہیں۔ اس جواب میں انہوں نے یہ اشارہ کیا کہ ان کی رائے جنگ کی ہے یا ان کا مدعا یہ ہے کہ ہم جنگی لوگ ہیں رائے اور مشورہ ہمارا کام نہیں تو خود صاحب عقل و تدبیر ہے ہم بہر حال تیرا اتباع کریں گے۔ جب بلقیس نے دیکھا کہ یہ لوگ جنگ کی طرف مائل ہیں تو اس نے انھیں ان کی رائے کی خطاء پر آگاہ کیا اور جنگ کے نتائج سامنے کیے۔

دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اَذِلَّةً ۚ وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۴﴾
کسی بستی میں ف۵۰ داخل ہوتے ہیں اسے تباہ کر دیتے ہیں اور اس کے عزت والوں کو ف۵۱ ذلیل اور ایسا ہی کرتے ہیں

وَاِنِّيْ مُرْسِلَةٌ اِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ فَنٰظِرَةٌۢ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَلَمَّا جَآءَ
ف۵۲ اور میں ان کی طرف ایک تحفہ بھیجنے والی ہوں پھر دیکھوں گی کہ ایلچی کیا جواب لیکر پلٹے ف۵۳ پھر جب وہ ف۵۴

سُلَيْمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ ۫ فَمَآ اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ خَيْرٌ مِّمَّآ اٰتٰىكُمْ ۚ بَلْ
سلیمٰن کے پاس آیا فرمایا کیا مال سے میری مدد کرتے ہو تو جو مجھے اللہ نے دیا ف۵۵ وہ بہتر ہے اس سے جو تمہیں

اَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ﴿۳۶﴾ اِرْجِعْ اِلَيْهِمْ فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ
دیا ف۵۶ بلکہ تمہیں اپنے تحفہ پر خوش ہوتے ہو ف۵۷ پلٹ جا ان کی طرف تو ضرور ہم ان پر وہ لشکر لائیں گے جن کی انہیں

لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَآ اَذِلَّةً وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ قَالَ يٰٓاَيُّهَا
طاقت نہ ہوگی اور ضرور ہم ان کو اس شہر سے ذلیل کر کے نکال دیں گے یوں کہ وہ پست ہوں گے ف۵۸ سلیمٰن

الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿۳۸﴾ قَالَ
نے فرمایا اے دربار یو تم میں کون ہے کہ وہ اس کا تخت میرے پاس لے آئے قبل اسکے کہ وہ میرے حضور مطیع ہو کر حاضر ہوں

عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَاِنِّيْ
ف۵۹ ایک بڑا خبیث جن بولا کہ میں وہ تخت حضور میں حاضر کر دونگا قبل اس کے کہ حضور اجلاس برخاست کریں ف۶۰ اور میں

عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ ﴿۳۹﴾ قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ
بیشک اس پر قوت والا امانت دار ہوں ف۶۱ اس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا ف۶۲ کہ میں اسے

بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ ۭ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا
حضور میں حاضر کر دوں گا ایک پل مارنے سے پہلے ف۶۳ پھر جب سلیمٰن نے تخت کو اپنے پاس رکھا دیکھا کہا یہ میرے

مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ ۡ لِيَبْلُوَنِيْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ۭ وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ
رب کے فضل سے ہے تاکہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری اور جو شکر کرے وہ اپنے بھلے کو

لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ ﴿۴۰﴾ قَالَ نَكِّرُوْا لَهَا عَرْشَهَا
شکر کرتا ہے ف۶۴ اور جو ناشکری کرے تو میرا رب بے پروا ہے سب خوبیوں والا سلیمٰن نے حکم دیا عورت کا تخت

ف۵۰ اپنے زور قوت سے ف۵۱ قتل اور قید اور اہانت کے ساتھ ف۵۲ یہی بادشاہوں کا طریقہ ہے بادشاہوں کی عادت کا جو اس کو علم تھا اس کی بنا پر اس نے کہا اور مراد اس کی یہ تھی کہ جنگ مناسب نہیں ہے اس میں ملک اور اہل ملک کی تباہی و بربادی کا خطرہ ہے اس کے بعد اس نے اپنی رائے کا اظہار کیا اور کہا ف۵۳ اس سے معلوم ہو جائے گا کہ وہ بادشاہ ہیں یا نبی کیونکہ بادشاہ عزت و احترام کے ساتھ ہدیہ قبول کرتے ہیں اگر وہ بادشاہ ہیں تو ہدیہ قبول کرلیں گے اور اگر نبی ہیں تو ہدیہ قبول نہ کریں گے اور سوا اس کے کہ ہم ان کے دین کا اتباع کریں وہ اور کسی بات سے راضی نہ ہونگے تو اس نے پانچ سو غلام اور پانچ سو باندیاں بہتر لباس اور زیوروں کے ساتھ آراستہ کر کے زرنگار زینوں پر سوار کر کے بھیجے اور پانچ سو اینٹیں سونے کی اور جواہر سے مرصع تاج اور مشک و عنبر وغیرہ وغیرہ مع ایک خط کے اپنے قاصد کے ساتھ روانہ کیے ہدہد یہ دیکھ کر چل دیا اور اس نے حضرت سلیمٰن علیہ السلام کے پاس سب خبر پہنچائی آپ نے حکم دیا کہ سونے چاندی کی اینٹیں بنا کر تو فرسنگ کے میدان میں بچھا دی جائیں اور اس کے گرد سونے چاندی سے احاطہ کی بلند دیوار بنا دی جائے اور بر و بحر کے خوبصورت جانور اور جنات کے بچے میدان کے دائیں بائیں حاضر کیے جائیں

ف۵۴ یعنی بلقیس کا پیامی مع اپنی جماعت کے ہدیہ لیکر۔

ف۵۵ یعنی دین اور نبوت اور حکمت و ملک۔

ف۵۶ مال و اسباب دنیا۔

ف۵۷ یعنی تم اہل مفاخرت ہو زخارف دنیا پر فخر کرتے ہو اور ایک دوسرے کے ہدیہ پر خوش ہوتے ہو۔ مجھے نہ دنیا سے خوشی ہوتی ہے نہ اس کی حاجت اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنا کثیر عطا فرمایا کہ اوروں کو نہ دیا باوجود اس کے دین اور نبوت سے مجھ کو مشرف کیا اس کے بعد حضرت سلیمٰن علیہ السلام نے وفد کے امیر منذر بن عمرو سے فرمایا کہ یہ ہدیے لے کر

ف۵۸ یعنی اگر وہ میرے پاس مسلمان ہو کر حاضر نہ ہوئے تو یہ انجام ہوگا جب قاصد ہدیے لے کر بلقیس کے پاس واپس گئے اور تمام واقعات سنائے تو اس نے کہا بیشک وہ نبی ہیں اور ہمیں ان سے مقابلہ کی طاقت نہیں اور اس نے اپنا تخت اپنے سات محلوں میں سے سب سے پچھلے محل میں محفوظ کر کے تمام دروازے مقفل کر دیئے اور ان پر پہرہ دار مقرر کر دیئے اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونے کا انتظام کیا تاکہ دیکھے کہ آپ اس کو کیا حکم فرماتے ہیں اور وہ ایک لشکر گراں لے کر آپ کی طرف روانہ ہوئی جس میں بارہ ہزار نواب تھے اور ہر نواب کے ساتھ ہزاروں لشکری جب اتنے قریب پہنچ گئی کہ حضرت سے صرف ایک فرسنگ کا فاصلہ رہ گیا ف۵۹ اس سے آپ کا مدعا یہ تھا کہ اس کا تخت حاضر کر کے اس کو اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اپنی نبوت پر دلالت کرنیوالا معجزہ دکھاویں بعضوں نے کہا کہ آپ نے چاہا کہ اس کے آنے سے قبل اس کی وضع بدل دیں اور اس سے اس کی عقل کا امتحان فرمائیں کہ پہچان سکتی ہے یا نہیں ف۶۰ اور آپ کا اجلاس صبح سے دوپہر تک ہوتا تھا ف۶۱ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا میں اس سے جلد چاہتا ہوں ف۶۲ یعنی آپ کے وزیر آصف بن برخیا جو اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم جانتے تھے ف۶۳ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا لاؤ حاضر کرو آصف نے عرض کیا آپ نبی ابن نبی ہیں اور جو رتبہ بارگاہ الٰہی میں آپ کو حاصل ہے یہاں کس کو میسر ہے آپ دعا کریں تو وہ آپ کے پاس ہی ہوگا آپ نے فرمایا تم سچ کہتے ہو اور دعا کی اسی وقت تخت زمین کے نیچے نیچے چل کر حضرت سلیمان علیہ السلام کی کرسی کے قریب نمودار ہوا ف۶۴ کہ اس شکر کا نفع خود اس شکر گزار کی طرف عائد ہوتا ہے۔

نَنْظُرْ اَتَهْتَدِیْۤ اَمْ تَكُوْنُ مِنَ الَّذِیْنَ لَا یَهْتَدُوْنَ ﴿۴۱﴾ فَلَمَّا جَآءَتْ قِیْلَ

اس کے سامنے وضع بدل کر بے گانہ کردو کہ ہم دیکھیں کہ وہ راہ پاتی ہے یا ان میں ہوتی ہے جو ناواقف رہے۔ پھر جب وہ آئی اس

اَهٰكَذَا عَرْشُكِ ؕ قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ وَ اُوْتِیْنَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَ كُنَّا

اس سے کہا گیا کہ کیا تیرا تخت ایسا ہی ہے، بولی گویا یہ وہی ہے ف۶۵ اور ہم کو اس واقعہ سے پہلے خبر مل چکی ف۶۶ اور ہم فرمانبردار

مُسْلِمِیْنَ ﴿۴۲﴾ وَ صَدَّهَا مَا كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهَا كَانَتْ مِنْ

ہوئے ف۶۷ اور اسے روکا ف۶۸ اس چیز نے جو وہ اللہ کے سوا پوجتی تھی بیشک وہ کافر لوگوں میں

قَوْمٍ كٰفِرِیْنَ ﴿۴۳﴾ قِیْلَ لَهَا ادْخُلِی الصَّرْحَ ۚ فَلَمَّا رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَّ

سے تھی اس سے کہا گیا صحن میں آ ف۶۹ پھر جب اس نے اُسے دیکھا اسے گہرا پانی سمجھی اور

كَشَفَتْ عَنْ سَاقَیْهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِیْرَ ؕ قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ

اپنی ساقیں کھولیں ف۷۰ سلیمان نے فرمایا یہ تو ایک چکنا صحن ہے شیشوں جڑا ف۷۱ عورت نے عرض کی

ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَ اَسْلَمْتُ مَعَ سُلَیْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۴﴾ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَاۤ ع ۳ ۱۳ ۱۸

اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ف۷۲ اور اب سلیمان کے ساتھ اللہ کے حضور گردن رکھتی ہوں جو رب سارے جہان کا

اِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ فَرِیْقٰنِ یَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۵﴾

ف۷۳ اور بیشک ہم نے ثمود کی طرف ان کے ہم قوم صالح کو بھیجا کہ اللہ کو پوجو ف۷۴ تو جبھی وہ دو گروہ ہو گئے ف۷۵ جھگڑا کرتے ف۷۶

قَالَ یٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّیِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ ۚ لَوْ لَا تَسْتَغْفِرُوْنَ

صالح نے فرمایا اے میری قوم کیوں برائی کی جلدی کرتے ہو ف۷۷ بھلائی سے پہلے ف۷۸ اللہ سے بخشش کیوں نہیں مانگتے

اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۶﴾ قَالُوا اطَّیَّرْنَا بِكَ وَ بِمَنْ مَّعَكَ ؕ قَالَ طٰٓىِٕرُكُمْ

کہ تم پر رحم ہو ف۷۹ بولے ہم نے بُرا شگون لیا تم سے اور تمہارے ساتھیوں سے ف۸۱ فرمایا تمہاری بدشگونی

عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ كَانَ فِی الْمَدِیْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ

اللہ کے پاس ہے ف۸۲ بلکہ تم لوگ فتنے میں پڑے ہو ف۸۳ اور شہر میں نو شخص تھے ف۸۴ کہ زمین میں

یُّفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ وَ لَا یُصْلِحُوْنَ ﴿۴۸﴾ قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَیِّتَنَّهٗ

فساد کرتے اور سنوار نہ چاہتے آپس میں اللہ کی قسمیں کھا کر بولے ہم ضرور رات کو

ف۶۵ اس جواب سے اس کا کمال عقل معلوم ہوا اب اس سے کہا گیا کہ یہ تیرا ہی تخت ہے دروازہ بند کرنے قفل لگانے پہرہ دار مقرر کرنے سے کیا فائدہ ہوا اس پر اس نے کہا ف۶۶ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور آپ کی صحت نبوت کی ہُدہُد کے واقعہ سے اور امیر وفد سے ف۶۷ ہم نے آپ کی اطاعت اور آپ کی فرمانبرداری اختیار کی۔

ف۶۸ اللہ کی عبادت و توحید سے یا اسلام کی طرف تقدم سے

ف۶۹ وہ صحن شفاف آبگینہ کا تھا اس کے نیچے آب جاری تھا اس میں مچھلیاں تھیں اور اس کے وسط میں حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت تھا جس پر آپ جلوہ افروز تھے۔

ف۷۰ تاکہ پانی میں چل کر حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو۔

ف۷۱ یہ پانی نہیں ہے یہ سُن کر بلقیس نے اپنی ساقیں چھپا لیں اور اس سے اس کو بہت تعجب ہوا اور اس نے یقین کیا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا ملک و حکومت اللہ کی طرف سے ہے اور ان عجائبات سے اس نے اللہ تعالیٰ کی توحید اور آپ کی نبوت پر استدلال کیا اب حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کو اسلام کی دعوت دی۔

ف۷۲ کہ تیرے غیر کو پوجا آفتاب کی پرستش کی۔

ف۷۳ چنانچہ اس نے اخلاص کے ساتھ توحید و اسلام کو قبول کیا اور خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت اختیار کی۔

ف۷۴ اور کسی کو اس کا شریک نہ کرو۔

ف۷۵ ایک مؤمن اور ایک کافر

ف۷۶ ہر فریق اپنے ہی کو حق پر کہتا اور دونوں باہم جھگڑتے

کافر گروہ نے کہا اے صالح جس عذاب کا تم وعدہ دیتے ہو اس کو لاؤ۔ اگر رسولوں میں سے ہو۔

ف۷۷ یعنی بلا و عذاب کی۔

ف۷۸ بھلائی سے مراد عافیت و رحمت ہے۔

ف۷۹ عذاب نازل ہونے سے پہلے کفر سے توبہ کر کے ایمان لاکر۔

ف۸۰ اور دنیا میں عذاب نہ کیا جائے۔

ف۸۱ حضرت صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام جب مبعوث ہوئے اور قوم نے تکذیب کی اس کے باعث بارش رُک گئی قحط ہو گیا۔ لوگ بھوکے مرنے لگے اس کو انھوں نے حضرت صالح علیہ السلام کی تشریف آوری کی طرف نسبت کیا اور آپ کی آمد کو بدشگونی سمجھا۔

ف۸۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ بدشگونی جو تمہارے پاس آئی اور یہ تمہارے کفر کے سبب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ف۸۳ آزمائش میں ڈالے گئے یا اپنے دین کے باعث عذاب میں مبتلا ہو۔ ف۸۴ یعنی ثمود کے شہر میں جس کا نام حجر ہے ان کے شریف زادوں میں سے نو شخص تھے۔ جن کا سردار قدار بن سالف تھا۔ یہی لوگ ہیں جنھوں نے ناقہ کی کوچیں کاٹنے میں سعی کی تھی۔

وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۴۹﴾

چھاپا ماریں گے صالح اور اس کے گھر والوں پر ف۸۵ پھر اس کے وارث سے ف۸۶ کہیں گے اس گھر والوں کے قتل کے وقت

وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۰﴾ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

ہم حاضر نہ تھے اور بیشک ہم سچے ہیں اور انھوں نے اپنا سا مکر کیا اور ہم نے اپنی خفیہ تدبیر فرمائی ف۸۷ اور وہ غافل رہے تو دیکھو کیسا

مَكْرِهِمْ ۙ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۱﴾ فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةً بِمَا

انجام ہوا ان کے مکر کا۔ ہم نے ہلاک کر دیا انھیں ف۸۸ اور ان کی ساری قوم کو ف۸۹ تو یہ ہیں ان کے گھر ڈھے پڑے بدلہ ان کے

ظَلَمُوْا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

ظلم کا بے شک اس میں نشانی ہے جاننے والوں کے لیے اور ہم نے ان کو بچا لیا جو ایمان لائے

وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۳﴾ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ وَاَنْتُمْ

ف۹۰ اور ڈرتے تھے ف۹۱ اور لوط کو جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا بےحیائی پر آتے ہو ف۹۲ اور تم سوجھ

تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۴﴾ اَىِٕنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَاۗءِ ۭ بَلْ

رہے ہو ف۹۳ کیا تم مردوں کے پاس مستی سے جاتے ہو عورتیں چھوڑ کر ف۹۴ بلکہ تم

اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۵۵﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْٓا

جاہل لوگ ہو ف۹۵ تو اس کی قوم کا کچھ جواب نہ تھا مگر یہ کہ بولے لوط کے گھرانے کو

اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ

اپنی بستی سے نکال دو یہ لوگ تو ستھرا پن چاہتے ہیں ف۹۶ تو ہم نے اسے اور اس کے گھر والوں

اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۡ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۵۷﴾ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ

کو نجات دی مگر اس کی عورت کو ہم نے ٹھہرا دیا تھا کہ وہ رہ جانے والوں میں ہے ف۹۷ اور ہم نے ان پر ایک برساؤ برسایا

فَسَاۗءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۵۸﴾ ع ۷ ۱۴ ۱۹ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰي عِبَادِهِ

ف۹۸ تو کیا ہی برا برساؤ تھا ڈرائے ہوؤں کا تم کہو سب خوبیاں اللہ کو ف۹۹ اور سلام اس کے چنے ہوئے

الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ۭ آٰللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۹﴾

بندوں پر ف۱۰۰ کیا اللہ بہتر ف۱۰۱ یا ان کے ساختہ شریک ف۱۰۲

ف۸۵ یعنی رات کے وقت ان کو اور ان کی اولاد کو اور ان کے متبعین کو جو ان پر ایمان لائے ہیں قتل کر دیں گے ف۸۶ جس کو ان کے خون کا بدلہ طلب کرنے کا حق ہوگا ف۸۷ یعنی ان کے مکر کی جزا یہ دی کہ ان کے عذاب میں جلدی فرمائی ف۸۸ یعنی اُن نو شخصوں کو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس شب حضرت صالح علیہ السلام کے مکان کی حفاظت کے لیے فرشتے بھیجے تو وہ نو شخص ہتھیار باندھ کر تلواریں کھینچ کر حضرت صالح علیہ السلام کے دروازے پر آئے، فرشتوں نے ان کے پتھر مارے وہ پتھر لگتے تھے اور وہ مارنے والے نظر نہ آتے تھے اس طرح ان نو کو ہلاک کیا۔

ف۸۹ ہولناک آواز سے۔

ف۹۰ حضرت صالح علیہ السلام پر۔

ف۹۱ ان کی نافرمانی سے ان لوگوں کی تعداد چار ہزار تھی۔

ف۹۲ اس بے حیائی سے مراد ان کی بدکاری ہے۔

ف۹۳ یعنی اس فعل کی قباحت جانتے ہو یا یہ معنی ہیں کہ ایک دوسرے کے سامنے بے پردہ بالاعلان بدفعلی کا ارتکاب کرتے ہو یا یہ کہ تم اپنے سے پہلے نافرمانی کرنے والوں کی تباہی اور ان کے عذاب کے آثار دیکھتے ہو، پھر بھی اس بداعمالی میں مبتلا ہو۔

ف۹۴ باوجودیکہ مردوں کے لیے عورتیں بنائی گئی ہیں مردوں کے لیے مرد اور عورتوں کے لیے عورتیں نہیں بنائی گئیں۔ لہٰذا یہ فعل حکمتِ الٰہی کی مخالفت ہے۔

ف۹۵ جو ایسا فعل کرتے ہو۔

ف۹۶ اور اس گندے کام کو منع کرتے ہیں۔

ف۹۷ عذاب میں۔

ف۹۸ پتھروں کا۔

ف۹۹ یہ خطاب ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کہ پچھلی امتوں کے ہلاک پر اللہ تعالیٰ کی حمد بجا لائیں۔

ف۱۰۰ یعنی انبیاء و مرسلین پر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ چنے ہوئے بندوں سے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب مراد ہیں۔

ف۱۰۱ خدا پرستوں کے لیے جو خاص اس کی عبادت کریں اور اس پر ایمان لائیں اور وہ انھیں عذاب و ہلاک سے بچائے۔

ف۱۰۲ یعنی جو بُت اپنے پرستاروں کے کچھ کام نہ آسکیں تو جب ان میں کوئی بھلائی نہیں وہ کوئی نفع نہیں پہنچا سکتے تو ان کو پوجنا اور معبود بنانا نہایت بیجا ہے اس کے بعد چند انواع ذکر فرمائے جاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کے کمال قدرت پر دلالت کرتے ہیں۔